اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۹) مطبوعہ ۲- مارچ ۱۸۹۴ء بروز جمعہ جلد (۲۲)

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے — ۲ آر
ایضاً بیرونجات سے معہ محصولڈاک — عہ/۲
۵ دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی — عہ/۲
ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دی جائیگی - ہر حالت میں قیمت پیشگی لی جائیگی +

ایڈیٹوریل

میں تمہیں خداوند کی قسم دیتا ہوں۔ کہ یہہ خط سارے مقدس بھائیوں میں پڑھوایا جاوے - ہمارے خداوند یسوع مسیح کا فضل تم پر ہووے آمین + اتسلونیقیوں ۵: ۲۷ و ۲۸ +

پولوس جس نے مسیح کا ملہم رسول ہو کر اُس وقت کی مسیحی کلیسیاؤں کو نصیحت و تعلیم بخش خطوط لکھے - اور جو صحیفہٴ عہد جدید میں شامل ہیں - آج تک ہر ایک مسیحی کلیسیا میں پڑھے جاتے اور پڑھنے اور سُننے والوں کو اُن سے روحانی فواید عظیم حاصل ہوتے ہیں ؛ پولوس کے علاوہ مسیح کے دیگر رسولوں کے لکھے ہوئے خطوط عام بھی انجیل میں شامل ہیں جو سب کے سب الہام سے لکھے گئے ہیں - کیونکہ "خدا کے مقدس لوگ روح قدس کے بلوائے بولتے تھے" ؛ ان تمام خطوں کا مقصد عظیم یہہ تھا - کہ اُن کے مطالعہ سے مسیحی کلیسیائیں مسیح خداوند کے ایمان و عرفان میں ترقی کریں اور دین مسیحی کی تعلیم و تلقین سے بہرہ یاب ہوں ؛ اب بھی دیندار لوگ خطوں کے ذریعہ سے جو مسیحی ایمان و محبت سے بھرے ہوئے دلوں سے عموماً یا خصوصاً لکھے جاتے ہیں - اپنے ہم جنسوں کو فائدہ عظیم پہنچاتے - اور اُن کے دلوں کو نیکی اور دینداری کی طرف اُبھارتے ہیں - چنانچہ درینولا ایک انگریزی کھلی ہوئی چٹھی مطبوعہ بمبئی ایک بزرگ خادم الدین کی معرفت ہمارے پاس پہنچی ہے - جو خصوصاً ہندوستان کی دیسی مسیحی کلیسیاؤں کے لئے نہایت نصیحت بخش ہے - اور ہم اپنے اُردو خوان مسیحی بھائیوں کے فائدہ لئے اُس کا ترجمہ اُردو زبان میں کر کے درج نور افشاں کرتے ہیں - اور یقین کرتے ہیں کہ مسیحی ناظرین اخبار اُس کو بغور و دلچسپی پڑھ کر فائدہ حاصل کریں گے + (ایڈیٹر)

دیسی مسیحیوں کیلئے ایک خط عام

عزیز بھائیو

سطور ذیل کا مضمون و مقصد کرسٹین کمیونٹی (مسیحی گروہ) ہے ؛ ہم کو یہہ دریافت کرنا نہایت ضروری ہے - کہ وہ سوسایٹی جو اپنے کو مسیحی کہتی ہے - اُسکی حالت - ممبر شپ - عمل - اور مقصد کیا ہے ؛ اس مقدمہ میں ہماری ہدایت کے لئے اُسکی ایک خوبصورت تصویر خدا کے کلام میں ہمارے سامنے رکھی گئی ہے - اعمال ۲- ۴۱ سے ۴۷ تک ؛ آؤ ہم تھوڑے دیر کے لئے اس تصویر کے مختلف خال و خط پر بغور نظر کریں +

اُس گروہ کا کانسٹی ٹیوشن (ضابطہ) جو مسیح کے زیر ہدایت کاربند ہونے کا اقرار کرتا ہے - بالضرورت اُس کی اُس تعلیم - قوانین اور اُصول پر مبنی ہوگا جیسا کہ کلام اللہ میں ظاہر کئے گئے ہیں ؛ اس کی بابت دو سوال نہیں ہو سکتے ؛ اور یہہ ہی صحیح صحیح بنیاد ہے جس پر سب سے پہلا مسیحی فرقہ قایم ہوا ؛ ہمیں بتلایا گیا ہے کہ جنہوں نے پطرس کے وعظ کی باتوں کو خوشی سے قبول کیا - بپتسما پایا - یعنے جنہوں نے مسیح کو ایمان کے ساتھہ قبول کیا تھا -

اُنہوں نے بپتسما کے ذریعہ اپنے ایمان کا علانیہ اقرار کیا۔ یہہ لوگ مسیحی کمیونٹی میں قبول کئے گئے ۔ اور اُن کے بعد کے چال چلن نے اُنکے اقرار کی سچائی کو ثابت کر دیا۔ لکھا ہو۔ کہ وہ رسولوں سے تعلیم پانے۔ اور اُن سے صحبت رکھنے میں لگے رہے۔ یوں اُنہوں نے اپنے ایمان کے استقلال اور مطابقت کو ظاہر کیا۔ وہ صریحاً سچائی کو پیار کرتے تھے۔ اور اُس کی پہچان میں اور زیادہ ترقی کرنے کے مشتاق تھے۔ اس میں شک نہیں کہ وہ اسی غرض سے اپنے معلم رسولوں کے ساتھ صحبت رکھتے تھے۔ ایسا کرنے میں اُنہیں کچھ کم آزمایش برداشت کرنی نہ پڑی ہوں گی۔ کیونکہ رسول جن کے نمونہ پر وہ اپنے کو بنانا چاہتے تھے یہودی قوم کے پیشواؤں کی نہایت دشمنی اور تعصب کا مورد تھے۔ ان لوگوں کی سچائی اور دینداری کی ایک اور دلیل اُن کے الٰہی قوانین کی اعلیٰ عزت اور قدر کرنے سے ملتی ہو۔ اُن کی بابت یہہ بیان کیا گیا ہو کہ وہ ہر روز عبادت کے لئے ہیکل میں اکٹھے ہوتے تھے دعا مانگنا اور نجات دہندہ کی جان نثار محبت کو یاد کرنا ہی ایک ہوا معلوم ہوتا ہو جس میں وہ جیتے رہتے تھے۔ اُن کے مذہب کی الٰہی جانب کے لئے اسیقدر بس ہو۔ اس کی انسانی جانب پر نظر کرتے ہوئے ہم معلوم کرتے ہیں کہ اس سمت میں بھی اُن کا چال چلن کچھ کم عمدہ اور کم قابل پیروی نہ تھا۔ اگرچہ اس گروہ میں ہر ایک وضع کے آدمی ضرور شامل ہوئے ہوں گے۔ تاہم اُنکی نسبت یہہ بیان کیا گیا ہو۔ کہ وہ متفق اور ایک دل تھے۔ وہ ذات کے فرق و امتیاز سے بالکل ناواقف تھے۔ وہ معلوم کرتے تھے کہ وہ سب مسیح یسوع میں ایک ہیں۔ روح کی اس یگانگت سے وہ دُنیوی ملکیت و اسباب کی شراکت پر ہدایت کئے گئے۔ ہم پڑہتے ہیں۔ کہ وہ ساری چیزوں میں شریک تھے۔ وہ اپنی ملکیت بیچ کر ہر ایک کی ضرورت کے موافق سب کو بانٹ دیتے تھے۔ برادرانہ محبت و مہربانی عملی ہمدردی۔ بیریا سخاوت۔ اور دلی یگانگت اُن کے باہمی برتاؤ کو مشخص کرتی تھیں۔ یوں وہ سچ مچ مسیحی زندگی بسر کرتے تھے۔ اور ایسی زندگی اُن کے آسپاس کے لوگوں پر ایک پرزور اثر پہنچانے میں ناکامیاب نہ رہ سکتی تھی۔ لہذا ہم پڑھتے ہیں۔ کہ وہ سب آدمیوں کے نزدیک عزیز تھی۔ غیر ایماندار گروہ کے لوگ اُن کی تعریف کرتے تھے۔ وہ اُنہیں نیک و دیانتدار اشخاص جان کر عزت کرتے تھے۔ گو کہ دنیا گری ہوئی ہو۔ تو بھی وہ دیندار و خداپرست کو طبعاً چاہتی ہو۔ اب اس کل کے اعلیٰ درجہ پر لحاظ کرو۔ اُنہوں نے نہ صرف آدمیوں پر تاثیر پہنچائی۔ لیکن۔ باادب کہا جاتا ہو۔ کہ خود خدا پر بھی۔ اُنہوں نے اُس کو بھی اپنی سرگرم دعا۔ اور پاک جوش دلی سے روحوں کو بچانے کے کام کے لئے محرک کیا۔ خدا نے یہہ کام کیا۔ کیونکہ بیان کیا گیا ہو۔ کہ خداوند ہر روز اُن کو جنھوں نے نجات پائی کلیسیا میں ملاتا تھا۔ وہ خود برکت یافتہ ہوکر اپنے ہمجنسوں کے لئے ایک برکت ثابت ہوئے۔ یہہ مسیح میں سچے ایمان کی تاثیر اور میلان ہو۔ اُس کا نہایت طبعی اور مناسب انجام خدا اور انسان کے لئے محبت پیدا کرنا ہو ✦

پہلی مسیحی کمیونٹی کی حالت اور خاصیت اس طرح کی تھی۔ یہہ ہمارے سامنے بطور ایک نمونہ کے پیروی و تقلید کرنے کے لئے رکھی گئی ہو۔ اُس کی روح اور اُصول بہ عظمت خدا کے لائق تھے۔ ایسا اس لئے تھا کہ وہ رسولوں اور نبیوں کی نیو پر جہاں یسوع مسیح آپ کونے کا سرا ہو۔ تعمیر کی گئی تھی۔ اُن مسیحیوں کو جو کچھ وہ تھے ایمان اور محبت نے بنا دیا تھا۔ مسیحیت کی کیسی ایک زندہ تصویر اُنہوں نے ہمارے سامنے رکھدی ہو۔ میں اکثر اُس پر نظر کرتا۔ اور ہر وقت جب میں اُس کو دیکھتا۔ پہلے سے زیادہ تر متعجب و مُعترف ہوتا ہوں۔ یہہ کہنا عجیب ہو۔ کہ وہ دو مختلف تاثیریں میرے دل میں پیدا کرتی ہو۔ یعنے خوشی۔ اور اُداسی۔ خوشی اس لئے۔ کہ وہ اُس الٰہی فضل کی طاقت کی ایک موثر دلیل پیش کرتی ہو۔ جو گنہگاروں کو مقدس۔ تاریکی کے فرزندوں کو نور اور محبت کے فرزند بنا دیتی ہو۔ اُداسی اس لئے کہ جب میں اس تصویر کو دیسی مسیحی کمیونٹی کے ساتھ جس سے میں بخوبی تمام واقف ہوں اور جس کے بیچ میں نہایت متفکر و متعلق ہوں مقابل کرتا ہوں۔ اور دونوں کو دیکھتا ہوں۔ تو ایک مستعد اور مشغول کار۔ اور دوسری ناتجربہ کار اور سُست نظر آتی ہو۔ ایک کی صورت کامل۔ اور دوسری کی ناقص دکھلائی دیتی ہو۔ گویا یہہ تصویریں ایک ایسے آدمی کی شکل کا نقشہ دکھلاتی ہیں۔ جو ان ہر دو کمیونٹی کا جن کا ہم ذکر کر رہے ہیں حُلیہ نما ہو۔ آؤ اب ہم اپنی نظر اُس پر ڈالیں جو کہ دیسی مسیحی کمیونٹی کا نقشہ بتلاتا ہو۔ یہاں ایک سر ہو جو علم و دانائی کا اظہار کرتا ہو۔ لیکن وہ سُست اور بھاری نظر آتا ہو۔ یہاں ایک چہرہ بھی ہو جو محبت و خیرخواہی کا اظہار کرتا ہو۔ لیکن وہ ناشائستہ اور کریہہ دکھلائی دیتا ہو۔ یہاں آنکھیں موجود ہیں جو اعتقاد و اُمید کا اظہار کرتی ہیں لیکن وہ چھوٹی اور دھندلی معلوم ہوتی ہیں۔ روحانی مذاق اور شیریں فضل کا اظہار کرنے والے مُنہہ اور ہونٹھ ہیں۔ لیکن وہ موٹے اور بے ڈول نظر آتے ہیں۔ یہاں ہاتھ ہیں جو خدا کے لئے کام کرنے کی طاقت ظاہر کرتے ہیں لیکن وہ ڈھیلے اور کانپتے ہوئے دکھلائی دیتے ہیں۔ طاقت اور چالاکی کا اظہار کرنے والی ٹانگیں ہیں۔ لیکن وہ کمزور اور ڈگمگاتی ہوئی دکھلائی دیتی ہیں۔ یہہ ہماری تصویر ہو۔ یہہ دونوں تصویریں پاس پاس رکھی ہوئی بالیقین دلچسپ اور خوشنما نہیں دکھلائی دیتیں۔ اور ایسے لوگ ابھی موجود ہیں جو اسپر نظر کرنے کو برداشت نہیں کر سکتے۔ وہ اُس کو بالکل رد کرتے ہیں۔ اگر صاف نہیں تو ایسے لوگ موجود ہیں جو دیسی مسیحیوں میں کسی طرح کی بھلائی نہیں دیکھتے۔ وہ اُن کو صرف ایک دہوکھ بازوں اور ریاکاروں کا جھنڈ خیال کرتے ہیں۔ میں بافسوس کہتا ہوں کہ وہ جو ہم سے ایسا سلوک کرتے ہیں اکثر اُن لوگوں میں سے ہیں جو اپنے کو مسیحی کہتے ہیں۔ یہہ حقیقت کہ ہم نے مسیحیت کے لئے اپنے آبائی مذاہب کو ترک کر دیا اُنہیں ہماری نسبت مشتبہ ہونے اور حقیر جاننے کا باعث ہوئی ہو۔ اُن لوگوں کا ہم سے یوں سلوک ہونا خصوصاً جن سے ہم کو بہتری کی اُمید تھی ایک دردناک امر ہو۔ لیکن بالآخر اس کا زیادہ مضائقہ نہیں ہو۔ آدمیوں کا ہمیں ملزم ٹھہرانا

ایک خفیف بات ہے۔ ہمارا انصاف خدا سے ہے۔ ہر چند کہ اُن کا یہہ نا راست اور مخالف فیصلہ ہماری نسبت ہے۔ تاہم میں یہہ اقرار کرنے سے ہرگز نہ رکوں گا۔ کہ بحیثیت مجموعی ہماری کمیونیٹی مسیحی کمیونیٹی ہے۔ اگر مسیحی ہونا جاننا۔ ایمان لانا۔ اور مسیح کی پیروی کرنا۔ اور اُس کے نام کی خاطر ایذا سہنا ہے۔ تو میں کہتا ہوں کہ اگر مسیحیت کی یہی کسوٹی ہے تو خدا کا شکر ہو کہ ہم میں بہت سے ہیں جو اُن کسوٹیوں میں ثابت نکلیں گے۔ اگر زیادہ ثبوتوں کی ضرورت ہے۔ تو وہ برادرانہ محبت۔ اور اُس مہربانی و ہمدردی سے جو وہ ایک دوسرے کے ساتھ ظاہر کرتے ہیں۔ بہم پہنچ سکتے ہیں۔ یوں مادہ کی جڑ ہم میں بھی موجود ہے۔ تاہم یہہ امر مسلم ہے کہ ہم کمزور لوگ ہیں۔ ہم میں وہ قصور اور نقص پائے جاتے ہیں جو ہماری روحانی زندگی کی ترقی اور افزایش کو روکتے اور جو ہمارے دشمنوں کو ہمارے خلاف بولنے کا موقع دیتے ہیں۔ مثلاً ہم میں ایک بڑی کمی فضل کے وسیلوں کی قدر دانی کی ہے۔ کلام الہٰی کی دایمی و مستقیم تلاوت۔ دعا کی عادت۔ خدا کے اور اُس کے لوگوں کے ساتھ رفاقت۔ خداوند کے دن کی مناسب حفاظت۔ خانہ خدا میں برابر حاضر ہونا۔ یہہ اور دیگر فضل کے حقوق ہمارے لوگوں کو کم معلوم ہیں۔ اور اُن سے بہت کم مستفید ہوتے ہیں۔ ان باتوں کے علاوہ بعض برے دستورات اور کاموں کا مروج ہونا۔ جیسا کہ مقروض ہونا۔ فضول خرچی کرنا۔ غلامانہ روح رکھنا۔ خود عزتی کی کمی۔ لالچ۔ سستی۔ بے قناعتی۔ عیب جوئی۔ اور بدگوئی کی روح۔ خداوند کی راہ میں بچوں کو تربیت نہ کرنا وغیرہ بھی شامل کرو۔ یہہ ہماری کمیونیٹی کے اوپر چند داغ ہیں۔ اور یہی ہم کو مسیحیت کے آگے بڑھانے۔ اور اُس کو اوروں کے لئے دلکش کرنے میں سدِ راہ ہیں۔

اب اے عزیز بھائیو یہہ خیال نہ کرو کہ میں اس صاف گوئی کی باعث تمہارا دشمن ہوں۔ مت سمجھو کہ میں تمہاری پردہ دری اسلئے کرتا ہوں کہ عوام تمہارا تمسخر اور تحقیر کریں۔ خدا نہ کرے کہ انکی نسبت جن کیلئے مسیح مؤا۔ اور جنہیں میں سچائی سے پیار کرتا ہوں ایسے برے طریقہ کا استعمال کروں۔ میں بھی تمہارا ہم جماعت ہوں۔ اور جو کچھ میں کہتا ہوں وہ میرے حق میں بھی ویسا ہی صادق ٹھہرتا ہے جیسا کہ تمہارے حق میں۔ میرا مقصد اس صاف گوئی سے یہہ ہے کہ ہم معلوم کریں کہ ہمارے وبائی دواغ کیا ہیں۔ اور خدا کی مدد سے اُن سے رہائی پانے کی جستجو کریں۔ ہم اپنے کو اس خیال سے مطمئن نہ کریں۔ کہ ہم اوروں سے بدتر نہیں ہیں۔ اور نہ ہم اپنے کو یہہ کہہ کر معذور ٹھہرائیں۔ کہ ہمارے سامنے عمدہ نمونہ نہیں ہے۔ شاید یہہ سب سچ ہو۔ لیکن مقدمہ ہذا کو طے کرنے کا یہہ طریقہ نہیں ہے۔ بالفرض ہم اوروں سے بدتر نہیں۔ اور ہمارے سامنے عمدہ نمونہ بھی نہیں ہے۔ تو کیا اس بنا پر ہم اپنے قصوروں اور نقائص سے بری ہو جائیں گے؟ یقیناً یہہ معلوم کرنے کے لئے ہم عقل رکھتے ہیں کہ سبھوں کا راست منصف اُس غلطی سے جو ہم میں ہے درگذر نہ کرے گا۔ یا اس لئے کہ ہم اس غلطی میں اوروں کے برابر ہیں ہم سے بے حلم سلوک ہوگا۔ جو کچھ برا ہے وہ برا ہے۔ خواہ وہ ہم میں تنہا ہو یا دوسرے آدمیوں کے ساتھ ہو۔ ہم کو ہرگز نہ بھولنا چاہئے کہ اُن لوگوں کے گناہ اور تقصیریں جو نورِ صداقت سے بہرہ یاب ہیں خدا کی نظر میں نہایت قابلِ ملامت ہیں۔ اور وہ اُن کا انتقام لینے میں قاصر نہ رہے گا۔ "میں نے زمین کے سارے گھرانوں میں سے صرف تم کو جانا ہے۔ اس لئے تمہارے سارے گناہوں کے لئے تمہیں سزا دوں گا"۔ میں قبول کرتا ہوں کہ اس ملک میں بہت سے غیر ملکی مسیحی مسیحیت کا اعلٰی خیال ہمارے سامنے پیش نہیں کرتے۔ اور یہہ بیشک کسی قدر ہمارے سدِ راہ ہے۔ لیکن ہم کو انکی گفتار و کردار سے کچھ زیادہ علاقہ نہیں ہے۔ یہہ دانائی کی بات نہیں ہے۔ کہ ہم اپنے کو اپنے سے۔ یا دوسروں سے مقابلہ کریں۔ ہمارا خاص فکر یہہ ہونا چاہئے۔ کہ ہم جانیں۔ کہ خداوند کیا فرماتا ہے۔ اور اپنے چال چلن کو اُس کے حسب الطلب بنا دیں۔ اس سٹینڈرڈ سے ہمارا سمع ترقی اور کاملیت ہونا چاہئے۔

پس تو ہمارے گروہ کی روحانی حالت کو ترقی دینے کے لئے کیا کیا جائے؟ ایک بات تو یقینی ہے۔ کہ اگر ہم بدیانت اُسکے خواہاں نہوں۔ اور سرگرمی کے ساتھ اُس کو درست کرنے کے لئے مستعد نہوں۔ تو اُس میں کچھ تبدیلی واقع نہوگی۔ ہم کو بہت ضرورت ہے۔ کہ اکثر اکٹھے ہو کر خدا سے صلاح و مدد حاصل کرنے کے لئے دعا مانگیں۔ جیسا کہ زمانہ قدیم میں مقدس لوگ کیا کرتے تھے۔ ہمکو اُس مدِ نظر مقصد کے لئے ہر ایک چیز کو تصدق کرکے بالکل الہٰی مرضی کے مطابق اپنے کو طیار رکھنے کی ضرورت ہے۔ ہم کو ایک دوسرے کی عزت کرنے۔ نیک کاموں اور محبت کے لئے ایک دوسرے کو ترغیب دینے کی ضرورت ہے۔ کیوں ہم پاک زندگی بسر کرنے کے لئے ایک دوسرے کو تحریک دینے کے واسطے اپنی دوستانہ مجلسیں فراہم نہ کیا کریں؟ یہی باتیں ہیں جن کی ہمیں نہایت ضرورت ہے۔ اور اگر ہم خود اُن کے لئے کوشش کریں۔ تو ناکام نہوں گے۔ ساتھ ہی یہہ بھی ہم یاد رکھیں کہ کسی گروہ میں اس قسم کی ترقی اُس کے ممبروں کی ذاتی ترقی کے ساتھ شروع ہوتی ہے۔ اور ذاتی ترقی کی بنیاد روح القدس کے ذریعہ باپ اور بیٹے کے ساتھ ذاتی میل اور رفاقت ہے۔ ہر ایک شخص کی روزمرہ کی زندگی میں تخلیہ کی عبادت سب باتوں سے مقدم شئے ہونا چاہئے۔ اگر ہم دن کے ایک گھنٹے کا پہلا نصف بھی تلاوت غور اور دعا کے لئے مخصوص کریں۔ تو یہہ دل پر نہایت صحت بخش اور محرک تاثیر رکھے گا۔ اور مسیحیوں کی مانند دن کے فرایض اور کاموں کو انجام دینے کے لئے ہم کو مناسب حالت میں قایم رکھے گا۔ اس کے بعد خانگی عبادت ایک نہایت ضروری امر ہے۔ خدا کے ساتھ ذاتی رفاقت اور میل حاصل کرنے بعد دوسرا کام یہہ ہو۔ کہ ہم اُسی طرح اُن کے ساتھ شامل ہو کر جو ہمارے قرابتی اور پیارے ہیں دعا و عبادت میں مشغول ہوں۔ یہہ روحانی عالم کا قانون ہے جیسا کہ طبعی عالم کا بھی ہے۔ اس کو ایک قیمتی استحقاق

جان کر اس پر متوجہ ہوں۔ اور یہہ ہمارے مسیحی خاندانوں پر جو برکت اُترنے کا باعث ہوگا وہ کچھ کم نہوگی ٭ ایک بات اَور ہے یعنے یہہ کہ ہم کو سبت کی حفاظت کی جو پاک آرام اور خوشی کا دن ہے نہایت ہوشیاری و خبرداری کے ساتھ ضرورت ہے ٭ جو لوگ خداوند کے دن کی تعظیم و عزت کرتے ہیں اُن کے لئے بڑے اعلیٰ اور افضل وعدے کئے گئے ہیں ٭ ذاتی ترقی کے لئے یہہ چند وسایل ہیں۔ اور یہی ساری مسیحی جماعت کی رہنمائی کریں گے ٭ آسمانی باپ کے ساتھ رفاقت و یگانگت میں ہنا اُس کے فرزندوں کے ساتھ جو زمین پر ہیں رفاقت و یگانگت میں رکھے گا ٭ تب "ہم جڑ پکڑیں گے۔ اور پھولیں پھلیں گے۔ اور سطح زمین کو میووں سے معمور کریں گے"٭

مسیح میں تمہارا بھائی — بمبئی ڈسمبر ۱۸۹۳ء

ڈی۔ این

مراسلات

بقیہ تنقیح مباحثہ

نمبر ۳ مسئلہ نجات

امر اوّل

نجات اپنے اعمال سے ہے یا خدا کے فضل سے؟

جواب۔ "اگر فضل سے ہے۔ تو اعمال سے نہیں۔ ورنہ فضل فضل نہ رہے گا۔ اور اگر اعمال سے۔ تو فضل پھر کچھ نہیں نہیں تو عمل عمل نہ رہے گا۔" (رومی ۱۱: ۶) ٭

پانچویں روز کے مباحثہ میں مرزا صاحب نے نجات کے بارے میں سورۂ بقر کی آیت ۱۱۱ پیش کی ہے۔ یعنے "کہا اُنہوں نے ہرگز بہشت میں نہ ہوگا۔ مگر وہی شخص جو یہودی ہوگا۔ یا نصرانی ہوگا" یہہ اُن کی حقیقت آرزو ہے۔ کہہ لاؤ برہان اپنی اگر تم سچے ہو۔" مرزا صاحب کہتے ہیں "اس مقام میں اللہ جل شانہ نے عیسائیوں اور یہودیوں کی نسبت فرمادیا۔ کہ وہ اپنی اپنی نجات یابی کا دعویٰ کرتے ہیں۔ وہ صرف اُن کی آرزوئیں ہیں۔ اور اُن آرزوؤں کی حقیقت جو زندگی کی روح ہے اُن میں ہرگز پائی نہیں جاتی" میں کہتا ہوں کہ اگر محمد صاحب کا یہہ دعویٰ عرب کے یہودیوں اور عیسائیوں کی جہالت۔ اور بدچالی کی وجہہ سے اُن لوگوں کے برخلاف کیا گیا تھا۔ تب تو کچھ مضائقہ نہیں۔ کیونکہ سورۂ البقر آیت ۶۱ میں محمد صاحب مسلمانوں۔ اور یہودیوں۔ اور عیسائیوں۔ اور صابئین کی بابت یوں کہہ چکے ہیں۔ کہ یہہ سب اگر یقین لاویں اللہ پر۔ اور پچھلے دن پر۔ اور کام کریں نیک۔ تو اُن کو ہے اُن کی مزدوری اپنے رب کے پاس۔ اور نہ اُن کو ڈر ہے۔ اور نہ وے غم کھاویں گے ٭ معلوم ہوتا ہے کہ محمد صاحب کی سمجھ میں یہود اور نصارا ایسا نہیں کرتے تھے۔ اور اس لئے آپ نے ان کا دعویٰ نا پسند کیا ٭ لیکن اگر مرزا صاحب کا یہہ گمان ہے۔ کہ محمد صاحب نے اُس راہ نجات کو بھی حقیقت کہا ہے۔ جو توریت اور پھر انجیل میں خدا تعالیٰ نے بنی آدم کے لئے ظاہر کی ہے۔ تب تو محمد صاحب اپنی گواہی اور تصدیق کا اعتبار ضایع کر گئے جو اُنہوں نے توریت اور انجیل کی بابت دی تھی۔ کہ وہ انسانوں کے لئے آسمان سے نازل کی ہوئی ہدایت اور روشنی ہیں ٭ اور بھی معلوم ہو۔ کہ جو شرط نجات کی سورۂ بقر کی آیت ۱۰۶ میں پیش کی ہے۔ وہی یہودیوں اور عیسائیوں کے دعوے مسطورۂ بالا کے جواب میں دلیل نجات پیش کی تھی۔ یعنے "کیوں نہیں جنے تابع کیا منہہ اپنا اللہ کے حکم اور نیکی کی اُس کو مزدوری اُس کی اپنے رب کے پاس اور نہ ڈر ہے اُن پر اور نہ اُن کو غم" (آیت ۱۱۱) غرضکہ اس جواب سے محمد صاحب نہ تو مسلمانوں کو نجات میں شامل کرتے۔ اور نہ یہود و نصارا کو خارج کرتے ہیں۔ بلکہ عام طور پر۔ اور ان دو قوموں کو بھی شامل کرکے کہتے ہیں۔ کہ جو کوئی ایسا کرے وہ نجات پاویگا ٭

سورہ بقر کی آیت ۱۱۱ جو ابھی نقل کی گئی ہے۔ اور جو یہودیوں اور عیسائیوں کے دعوے کے جواب میں تھی۔ اُس پر مرزا صاحب نے یوں تقریر کی ہے۔ کہ نجات اُس کو ملتی ہے۔ جس نے اپنا سارا وجود اللہ کی راہ میں سونپ دیا۔ یعنے اپنی زندگی کے نیک کاموں میں مشغول ہوگیا۔ اور ہر ایک قسم کے اعمال حسنہ بجالانے لگا٭ وہی شخص ہے جس کو اُسکا اجر اُس کے رب کے پاس سے ملیگا۔ اور ایسے لوگوں پر نہ کچھ ڈر ہے۔ اور نہ کبھی غمگین ہونگے۔ یعنے وہ پورے اور کامل طور پر نجات پاجائینگے ٭ اور حقیقی نجات وہ ہے۔ جو اسی دنیا میں اُسکی حقیقت نجات یابندہ کو محسوس ہوجائے۔ اور وہ اسطرح پر۔ کہ نجات یابندہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہہ توفیق عطا ہوجائے۔ کہ وہ اپنا تمام وجود خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کردے لو یہہ توفیق اس وقف میں غیر ہے اس کی کیا ضرورت ہے؟)

واضح ہو کہ یہہ کوئی نئی تجویز نہیں ہے۔ جو قرآن ہی سے خصوصیت رکھتی ہو ٭ دنیا میں ہر مذہب کے بانی نیکی کا انجام بھلائی۔ اور بدی کا انجام ہلاکت بتلاتے گئے ہیں ٭ اب چونکہ مقابلہ انجیل اور قرآن کا ہے اس لئے ٭

اوّل اُس کا مساوی انجیل سے پیش کیا جاتا ہے چنانچہ اپنے وجود کو رضا الٰہی پر چلنے کے لئے وقف کرنا۔ اور نیک کاموں میں مشغول ہوجانا انجیل میں بڑی خوبی کے ساتھ فرمایا گیا ہے٭ خداوند مسیح نے کہا۔ کہ "خداوند کو جو تیرا خدا ہے اپنے سارے دل۔ اور اپنی ساری جان۔ اور اپنی ساری سمجھ سے پیار کر٭ پہلا اور بڑا حکم یہی ہے۔ اور دوسرا اُسکی مانند ہے۔ کہ تو اپنے پڑوسی کو ایسا پیار کر جیسا آپ کو۔ انہی دو احکام پر ساری شرع اور سب نبیوں کی باتیں موقوف ہیں"٭ (متی ۲۲: ۳۷-۴۰) اور تاکہ اس دنیا میں رہنے والوں کو یہہ بات خوب سمجھ میں

آجائے۔ یوحنا رسول لکھتا ہے۔ کہ "جو کوئی دنیا کی محبت رکھتا ہے اُس میں باپ کی محبت نہیں کیونکہ ہر ایک چیز جو دنیا میں ہے۔ یعنے جسم کی شہوت۔ اور آنکھوں کی بُری خواہش۔ اور زندگی کا جھوٹھا فخر باپ سے نہیں پر دنیا سے ہے۔ اور دنیا گذر جاتی ہے۔ اور اُس کی شہوت بھی۔ لیکن جو خدا کی مرضی پر چلتا ہے وہ ابد تک رہتا ہے۔" (نامہ اول یوحنا ۲: ۱۵-۱۷) اور پھر جو توفیق خدا اپنے بندوں کو عطا کرتا ہے۔ اور جس کے اثر کو وہ اپنے میں محسوس کر سکتے ہیں۔ اُس کا پتا دیا گیا ہے۔ کہ "اگر آدمی پانی اور روح سے پیدا نہ ہووے تو وہ خدا کی بادشاہت میں داخل ہو نہیں سکتا۔ جو جسم سے پیدا ہوا ہے جسم ہے۔ اور جو روح سے پیدا ہوا ہے روح ہے۔" (یوحنا ۳: ۵و۶) ایسے لوگ اپنی نجات کو جانتے ہیں۔ اور جیسا پطرس رسول لکھتا ہے۔ کہ "کوشش کرو کہ تمہاری بلاہٹ اور برگزیدگی ثابت ہووے" (۲ پطرس ۱: ۱۰) وہ اپنے لئے اور آرزوؤں پر بھی اپنا ناجی ہونا ثابت کرتے ہیں۔

پھر مرزا صاحب محمد صاحب کی زندگی کو اِس طرح کی وقف کردہ زندگی کا نمونہ پیش کرتے ہیں۔ اور سورہ انعام کی آیت ۱۶۳ کا حوالہ دیتے ہیں۔ کہ کہہ نماز میری۔ اور عبادتیں میری۔ اور زندگی میری۔ اور موت میری تمام اُس اللہ کے واسطے ہیں۔ جو رب ہے عالموں کا وغیرہ۔ مگر جاننا چاہئے کہ محمد صاحب کی زندگی اور موت اللہ کے واسطے نہ تھیں۔ اُن کی زندگی میں کیا خصوصیت تھی؟ ایک خدا کو ماننا۔ اور لڑائی کرنا۔ اور مرنا حضرت کا تو معمولی تھا۔ اپنی آئی سے فوت ہو گئے تھے جس طرح اور لوگ مرتے ہیں۔ برعکس اس کے دیکھو خداوند مسیح کی زندگی جو اُس نیک رفتار کا کامل نمونہ ہے۔ چنانچہ اُس نے فرمایا۔ کہ "میں اپنی مرضی کو نہیں۔ پر باپ کی مرضی کو جس نے مجھے بھیجا چاہتا ہوں۔" (یوحنا ۵: ۳۰) اور کام بھی ویسے کئے۔ اور تعلیم بھی ویسی دی۔ جو خدا کو زیب دیتے ہیں۔ نہ ایسی کہ لوگوں کے خون میں ہاتھ رنگنا۔ اور دوسروں کا مال لوٹ لینا۔ اور عورتوں کے عیش میں رہنا اور کہدینا کہ یہہ سب خدا کے لئے ہوتا ہے۔ ہاں ہاں۔ دیکھو اُس نے اُن کو جو خدا کی راہ میں لوگوں کی جانیں مارنا چاہتے تھے۔ دھمکایا۔ اور منع کیا۔ کہ تم نہیں جانتے کہ تم کیسی روح کے ہو۔ (لوقا ۹: ۵۴-۵۶) بُت پرست عربوں کے کعبہ کی تعظیم کرنا۔ اور کہنا کہ خدا کے لئے کرتا ہوں۔ ایسے کام مسیح نے اپنے سے دور رکھے۔ اور ایمانداروں کو بھی ہدایت کی۔ کہ ایسے کاموں سے دور رہیں۔ اور اپنی موت کی بابت یہہ کہا۔ کہ "میری مرضی نہیں۔ بلکہ تیری مرضی کے مطابق ہو" (متی ۲۶: ۳۹)۔ پس چونکہ محمد صاحب نے کوئی نئی بات نہ بتلائی تھی۔ اور انجیل سے اُن کا مساوی پیش کیا گیا ہے اس لئے یہودیوں اور عیسائیوں کے سامنے ایسا طریق پیش کرنا جیسا محمد صاحب نے کیا۔ اور جس کی مرزا صاحب تائید کرتے ہیں فضول ہے۔ اُن کی کتابوں میں یہہ نجات موجود ہے۔ لوگوں کو چاہئے کہ اُسکو حاصل کریں۔

اب میں مرزا صاحب والی نجات کی علامتوں کے مساوی علامتیں بھی انجیل سے بیان کرتا ہوں۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ "بعد اُس کے اللہ جل شانہ اس نجات کی علامات اپنی کتاب کریم میں لکھتا ہے (سورہ یونس رکوع ۱۲) یعنے خبردار ہو تحقیق وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کے دوست ہیں اُن پر نہ کوئی ڈر ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے جو لوگ یقین لائے اور رہے پرہیز کرتے اُن کو خدا تعالیٰ کی طرف سے اِس دنیا کی زندگی میں اور نیز آخرت میں بشری ہے۔ یعنے خدا تعالیٰ خواب اور الہام کے ذریعہ سے اور نیز مکاشفات سے اُن کو بشارتیں دیتا رہیگا۔

معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب نے اپنے خوابوں اور الہاموں کی گنجایش کے لئے اس آیت سے یہہ نتیجہ نکالا ہے۔ افسوس اتنا ہوگا کہ سارے مسلمانوں میں یہہ علامت اِس زندگی میں نہیں دیکھی جاتی اور نہ اُن کو خود محسوس ہوتی ہے۔ ورنہ کل مسلمان اِس امر کو ایک معمولی بات جان کر مرزا صاحب کی باتوں کو مان لیتے جو وہ اپنی نسبت کہتے رہے ہیں۔ پھر اگر بشری کا مطلب اِس زندگی میں خوابوں اور الہاموں سے ہے تو آخرت یعنے آیندہ زندگی میں بھی اُس کی یہی غرض ہوگی لیکن اُس زندگی میں الہاموں اور خوابوں کی کیا ضرورت ہوگی اور وہاں وہ کس بات کی اطلاعیں ہونگی؟ میں نے حتی المقدور قرآن میں تلاش کیا جو تفسیر مرزا صاحب نے اِس آیت کی کی ہے اُسکی کسی اور جگہہ سے تائید یا تشریح ہو سکے مگر کوئی مقام ایسا نہ پایا۔

باقی آیندہ (پادری) جی ایل ٹھاکر داس گجرانوالہ

نیٹو کرسچن

مسلمان مسیحیوں کی ہمدردی

نومبر گذشتہ کو بمقام بمبئی ایسی ایک مجلس جمع ہوئی جس میں شہر کے ایسے لوگ جمع ہوئے جو مسلمانوں میں سے مسیحی ہوئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ ایسے سب لوگ اُس شہر کے اُس میں شریک تھے۔ جو اُن دنوں وہاں موجود تھے۔ صرف دو تین تشریف نہ لا سکے جو یا تو بمبئی میں اُن دنوں موجود نہ تھے۔ یا جنہوں نے خبر نہ پائی۔

مقصد اس کمیٹی کا یہہ ہے۔ کہ ایسے لوگوں کی ہمدردی اور امداد کرے۔ جو مسلمانوں میں سے مسیحی ہوئے ہیں۔ یا آیندہ ہوں۔ اور اُن کی اولاد و احفاد کی۔

بندہ اُس مجلس میں شریک ہو کر نہایت محظوظ ہوا۔ کہ وہ سب بھائی نہایت گرمجوشی کے ساتھ ایک دوسرے سے ملے۔ اور سب نے بالاتفاق اِس مجلس کے مقصد اور منعقد ہونے کی ضرورت کے بارہ میں بڑے جوش و خروش کے ساتھ گفتگوئیں کیں۔ اور بالاتفاق قرار پایا کہ ایسے ایسے مسیحی ہر کہیں بہت ہی محتاج اس بات کے ہیں۔ کہ اُن کی ہمدردی اور غمگساری کیجائے۔ اور یہہ بھی کہ ایسے لوگوں کی جو مسلمانوں میں سے مسیحی ہوئے ہیں ہمدردی اور غمگساری جیسی ویسے ہی لوگ بہت اچھی طرح کر سکتے ہیں۔ کہ وہی لوگ اپنے مجلس

لوگوں کے احوال اور اُن کے دکھہ دردوں سے- اور اُن کے علاج سے جیسے واقف اور ماہر ہیں- اور جو کچھہ وہ اُن کی بہتری کرسکتے ہیں ویسی دوسرے لوگوں سے ہونا غیر ممکن ہی- اور اس واسطے بالاتفاق قرار پایا- کہ یہہ کمیٹی قرار پائے اور اُس میں ایسے لوگ ممبر ہوں- جو مسلمانوں میں سے مسیحی ہوئے ہیں- اور یا جو اُن کی اولاد اور احفاد ہیں ؛

مجھے اُمید ہی کہ یہہ مجلس قایم رہے- اور اپنا کام برابر کرتی رہے بلکہ بہت چاہتا ہوں- کہ بمبئی کے سوا دوسرے شہروں اور قصبوں میں بھی ایسی مجلسیں قایم ہوں جہاں جہاں ایسے ایسے چار پانچ خاندان بھی رہتے ہیں ؛ بلکہ جہاں جہاں صرف ایک دو خاندان ہیں وہ اپنے نزدیک کی کسی مجلس میں شریک ہوجائیں- تو بہت ہی مناسب ہی- کہ بڑی اُمید ہو کہ ایسے ایسے لوگ اپنے ہمجنس لوگوں کی خاطر خواہ دردمندی اور مصایب کے وقت دستگیری ضرور کریں گے +

(بندہ صفدر علی)

نیٹو کرسچنوں کو محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس سے سبق لینا چاہئے

پچھلے نور افشاں ۲۶ جنوری سنہ رواں کے صفحہ ۳ کے کالم ۲ و ۳ میں محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کی ایک خبر لکھی ہی- کہ مسٹر سید محمود صاحب نے ایک لیکچر مسلمانوں کی تعلیم پر دیا جس میں اُنہوں نے بہت بڑا ایک نقشہ کھینچکر دکھایا کہ ہندو گریجوئیٹ و پلیڈر و انجنیر پاس شدہ یونیورسٹی کا نمبر ۳۰ فٹ لمبا سرخ درج کیا اور مسلمانوں کی تعداد بہ نسبت اُنکے چند انچوں میں سبز رنگ سے ظاہر کی ہی- اور صاحب لیکچرار نے دکھایا کہ مسلمان ہندوؤں سے علم میں کسقدر پیچھے ہیں +

اُس سے ہم ہندوستانی مسیحیوں کو سوچنا اور تحقیقات کرنا چاہئے کہ بھلا مسلمانوں کی تعداد چند انچ تو ہی- پر ہماری تعداد کتنے نقطہ خوش رنگ ہی؟ اگر کوئی صاحب ازراہ کرم اور قومی ہمدردی سے اُن نقطوں کی تعداد بتلا سکیں- اور دکھلا دیں- کہ ہندوستان میں کتنے نیٹو کرسچن بی اے یا ایم اے- اور کتنے ڈی ڈی پاس شدہ اور کتنے قانون دان- اور کتنے ڈاکٹر اور کتنے انجنیر یونیورسٹی اعلی درجہ کے امتحان پاس شدہ ہیں- تو بڑا احسان ہوگا- اور عیسائیوں کو بڑا فائدہ پہنچیگا +

(بندہ صفدر علی)

چشم ما روشن- دلِ ما شاد

شمالی اور وسط ہند اُس لمبے چوڑے ملک کے مسیحیوں کا (جو اُردو یا ہندی زبان رکھتے ہیں) ایک جگہہ جمع ہونا بلکہ اُن کی طرف سے مینیجنگ کمیٹی کا بھی ایک جگہہ اکٹھا ہونا کتنے ہی اسباب سے بہت مشکل تھا- اس لئے اچھا ہوا کہ تین جگہہ ایجوکیشنل تین کمیٹیاں قرار پائی ہیں- پنجاب کے لئے لاہور میں اور ممالک مغربی و شمالی و اودھ کے لئے الٰہ آباد اور ممالک متوسط و سینٹرل انڈیا وغیرہ کے لئے ناگپور میں کام شروع ہوا ہی +

اس تفریق سے ایک ہی بات کا اندیشہ ہی کہ ایک کمیٹی کی کارروائی دوسری کمیٹی کی کارروائی کے مخالف اور مضر نہو؛ میری سمجھہ میں سرِ دست اس کا علاج یہہ کرنا اچھا ہی- کہ جس طرح لاہور کے بیدار مغز سیکرٹری صاحب نے پچھلے جلسہ سے اپنی مجلس کے قواعد اور کارروائی نور افشاں میں چھاپی ہی- اسی طرح الٰہ آباد کی کمیٹی اپنے قاعدے اور کارروائی مخزن مسیحی میں چھاپا کرے ؛ اور ناگپور والی کمیٹی رتلام کی اخبار گیان پترکا میں ؛ اور یہہ بھی بہت مناسب اور ضرور ہی کہ صاحبان سیکرٹری دوسری کمیٹیوں کے قواعد اور کاغذات کارروائی کو اپنی اپنی کمیٹیوں میں پیش کیا کریں- تاکہ باہمی مخالفت سے محفوظ رہیں بلکہ ایک دوسرے سے فائدہ اُٹھاوے + (بندہ صفدر علی)

رپورٹ سوسائٹی

ترقی خواہ تعلیم و تربیت مسیحیان ہند

۱- ارادہ تو اس سے پہلے اس رپورٹ کے لکھنے کا تھا لیکن چند قوی سبب مانع ہوئے جن کا ذکر بے فائدہ ہی اب مختصر رپورٹ لکھی جاتی ہی- تاکہ ناظرین مسیحی بھائی خصوصاً جو چندہ وغیرہ سے امداد فرماتے ہیں سوسائٹی کی کارروائی اور آیندہ انتظام کی نسبت اپنی رائے سے مطلع فرمائیں ؛

۲- پچھلے دو برسوں میں رائے پورے شروع کرکے ممالک متوسط اور ممالک مغربی و شمالی اور اودہ اور پنجاب اور سنٹرل انڈیا کے کتنے ہی مقاموں پر بڑے بڑے اور چھوٹے چھوٹے مجموں میں مسیحیوں کے بلکہ وہ کانفرنس اجمیر اور الٰہ آباد اور ایک سنہ لودیانہ میں دیسی عیسائیوں کے لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیمی خصوصاً اعلیٰ درجہ کی تعلیمی حالت سرکاری رپورٹوں اور نقشوں سے دکھائی گئی- اور شکرگذاری کے ساتھہ ظاہر کیا گیا- کہ یورپین و امریکن مشنری صاحبوں نے ازراہ مہربانی بہت سے سکول اور کالج اور بورڈنگ ہوس اور دوسرے لوازم اور سامان اُن کی تعلیم اور تربیت کے لئے جابجا جاری اور تیار کر دئے ہیں- اور وہ بڑے بڑے اسباب بھی بیان کئے جن کے مارے ہندوستان مسیحی تعلیم اور تربیت علوم عام اور خاص خصوصاً درجہائے اعلیٰ میں اپنی ملکی دوسری شایستہ قوموں سے کمتر اور فروتر اور پس ماندہ ہیں ؛ پھر اُن کے علاج- اور اس سوسائٹی کے قرار پانے کی ضرورت- اور جگہہ جگہہ ایجوکیشنل کمیٹیوں کے مقرر ہونے کی حاجت- اور دونوں کے لئے ایجوکیشنل فنڈ جمع کرنے کی اشد ضرورت بھی دکھائی +

۳- ان امروں کو نہ صرف لیکچروں کے وسیلہ عام جلسوں میں بیان کیا گیا بلکہ خانگی طور پر خاص ملاقاتوں کے وقت ان باتوں کی بابت بات چیت ہوتی رہی- اور خاص

تحریرات بھی ہوتی رہی - ان باتوں کے علاوہ خلاصہ مضامین نام ایک رسالہ میں بھی اُن باتوں کو چھاپکر اُن ممالک میں جابجا تقسیم کیا گیا - پیچھے اُس کے اس سوسائٹی کے قواعد کا ایک مسودہ بھی جابجا بھیجا اور مشتہر کیا گیا - اس کے سوا صاحب مہتمم اخبار نور افشاں کی مہربانی سے اس اخبار میں اُن باتوں اور قاعدوں کی بابت موافقین اور مخالفین کی رائیں اور بہت کچھ خط و کتابت درج ہوتی ہیں - اور خاص تحریرات تو ابتک جاری ہیں ✦

۴ - عام قانون کے موافق اس نئی تجویز اور نئی سوسائٹی اور کمیٹیوں کی نسبت بھی ابتدا میں بڑے زور و شور سے اعتراض اور مخالفت ہوئیں - لیکن اس سبب سے کہ اعتراض اور مخالفت نیک نیتی سے بعض ناواقفیت اور غلط فہمی کے سبب سے دانشمند لوگوں کی طرف سے ہوئی تھیں اسلئے بہت جلد رفع دفع ہوگئیں - اور خداوند خدا کے فضل سے ایسا نظر آتا ہے - کہ اب سب بھائی تسلیم کرتے ہیں - کہ بے شبہ ضرورت ہے کہ غریب ہندوستانی مسیحی بھائیوں کی اولاد اور احفاد کی تعلیم اور تربیت - خصوصاً اُن کی اعلیٰ درجہ کی تعلیم اور تربیت کے لئے کوشش اور توجہ خاص خود ہم دیسی عیسائیوں کو کرنا چاہئے ؛

۵ - بڑی شکرگذاری اور قومی ہمدردی کی بات ہے - کہ چند مقاموں پر دور اندیش بھائیوں نے ایجوکیشنل کیپیٹل قایم کیں - اور زر چندہ جمع کرتے ہیں ؛ بلکہ سال گذشتہ پنجاب کے لئے لاہور میں - اور ممالک مغربی و شمالی و اودھ کے لئے الہ آباد میں - اور ممالک متوسط کے لئے ناگپور میں اُسی مقصد اور مراد سے ایسوسیئیشن جاری ہوئے ہیں ؛ اور در حقیقت ایسا ہونا مناسب تھا - اس لئے کہ ان سب ملکوں کے لوگوں کا - بلکہ اُن سب کی طرف سے ایک مینیجنگ کمیٹی مقرر ہوکر اُن کے ممبروں اور کارکنوں کا ایک جگہہ جمع ہونا بالفعل تو گویا غیر ممکن ہے ؛ کہ ایک تو اُن کو سال میں ایکبار بھی ایک جگہہ جمع ہونے کے لئے زیادہ وقت درکار ہے لیکن اکثر دیسی عیسائی نوکری پیشہ ہونے کے سبب اتنا وقت نہیں پاتے تعطیلوں کے دنوں میں اکثروں کو زیادہ کام کرنا پڑتا ہے - دوسرے ناداری کے سبب بھی اکثر بھائیوں کو سفر دور و دراز کے مصارف کی برداشت کرنے کی طاقت نہیں ؛

۶ - اس جدائی سے ایک ہی بات کا اندیشہ ہے کہ ایک ایسوسیئیشن کی کارروائی دوسرے کے مخالف اور مُخل نہو - لیکن جب ایک جگہہ کی کارروائی کے کاغذ دوسری جگہہ پہنچینگے اُس وقت باہمی تصفیہ آسانی سے ہو جائیگا - اور اس لئے درخواست کیجاتی ہے کہ جس طرح سے لاہور کی جماعت اپنی کارروائی نور افشاں میں چھاپتی ہے - ویسے الہ آباد کی جماعت مخزن میں اور ناگپور کی گیان پترکا میں ✦

۷ - ان تینوں ایسوسیئیشن جاری ہونے کے بعد غور طلب یہہ بات تھی کہ یہہ سوسائٹی جاری رکھی جاوے یا نہیں - چنانچہ بندہ نے بذریعہ نور افشاں کے ممبران سوسائٹی سے دریافت کیا - لیکن اس وقت تک کسی ایک ممبر کی بھی یہہ رائے قرار نہیں پائی کہ اس سوسائٹی کی کارروائی بند کیجائے بلکہ بخلاف اس کے کیٹی مقام چھپرہ سے جناب ڈاکٹر برخوردار خان صاحب نے زر چندہ پہنچایا ہے - اور غور کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگرچہ مقصد اُن ایسوسیئیشنوں اور اس سوسائٹی کا ایک ہی ہے - یعنے دیسی عیسائیوں کی تعلیم اور تربیت میں ترقی دینا - لیکن کام او طریقہ کارروائی کا جداجدا ہے - لاہور کی کیٹی نے اصل زر چندہ سے سکالرشپ دینا اعلیٰ درجہ کی تعلیم دینے کے لئے تجویز کیا ہے - الہ آباد کی کمیٹی نے اعلیٰ درجہ کی تعلیم پانے والوں کو تمغے دینا ٹھہرایا ہے ناگپور کی کیٹی ایک بورڈنگ ہوس جاری کرنے کے فکر میں ہے مگر اس سوسائٹی کا منشا سب سے نرالا حسب ذیل ہے ✦

۸ - اس سوسائٹی کا مقصد یہہ ہے کہ ایک سرمایہ کثیر جمع کرے جو اصل سرمایہ کبھی خرچ نہ کیا جائے - بلکہ زر سرمایہ کا محفوظ رکھا جائے - صرف اُس کے سود کو مقاصد سوسائٹی میں خرچ کیا جائے - البتہ جو روپیہ کہ چندہ یا ڈونیشن دینیوالے نے کسی عام یا خاص کام کے لئے اصل خرچ کرنے ہی کے لیا دیا ہوگا وہ اُسی طرح اور اُسی کام میں اصل خرچ کیا جاویگا

۹ - مقاصد سوسائٹی بہت سے صاحبوں نے نہیں سمجھے اور اس لئے سوال اور اعتراض ہوئے کہ وہ عام لفظوں میں لکھے گئے - لیکن سمجھ لینا چاہئے کہ جب کسی کام کی تکمیل کرنی منظور ہوتی ہے تو اُس کے حدود اور تعریف بصورت کمالیہ بیان کیجاتی ہے - لیکن کام پہلے صرف اُتنا ہی شروع کیا جاتا ہے جتنا نہایت سے نہایت اشد ضروری ہو اور جس کے کرنے کا اپنے میں مقدور بھی ہو - چند ایسے بزرگوں کو اندیشہ ہوا جن کے مقام سکونت میں جگہہ جگہہ سکول اور بورڈنگ ہوس موجود ہیں کہ خدانخواستہ اس سوسائٹی کا یہہ مقصد تو نہیں ہے کہ اُنہیں مقاموں پر سکول یا کالج اور بورڈنگ ہوس اپنے جدا جاری کرے - جو محض فضول اور بیہودہ کام ہے - معلوم ہوتا ہے کہ اُن صاحبوں کو واقفیت نہیں ہے کہ بعضے ضلعے کے ضلعے بے سکول اور بعضے ملک بے بورڈنگ ہوس بیچراغ پڑے ہوئے ہیں - باوجود اس کے بالفعل تو یہہ سوسائٹی صرف ایک ہی کام کرنا چاہتی ہے - جو سب کاموں سے مقدم اور اشد ضروری ہے - اور جسکی ہی تکمیل کے لئے اتنا سرمایہ کثیر درکار ہے - کہ اگر خدا کے فضل سے سب بھائی ملکر بہم پہنچا دیں تو بہت ہی بڑا کام اور بڑی شکرگذاری ہوگی ✦

(باقی آیندہ)

(بندہ صفدر علی)

واقعات اور رائیں

جہازی حادثہ

جرمنی کا جنگی جہاز ریڈنبرگ نامی افسوس کی بات ہے کہ جنگی امتحان میں پاش پاش ہوگیا۔ بھاپ کا پائپ پھٹ گیا جس سے اکتالیس آدمی تو وہیں فوراً چت ہوگئے۔ اور آٹھ آدمی مجروح ہوئے۔ یہہ جرمنی کا سب سے بڑا طاقتور اور مضبوط جنگی جہاز تھا۔ اور حال ہی تیار ہوا تھا۔ اس کا وزن دس ہزار ٹن تھا اور ایک ہزار گھوڑوں کے برابر طاقت رکھتا تھا۔ اس کے پھٹ جانے سے عظیم قومی نقصان ہوا ✝

عجیب بات

سیول ایڈ ملٹری نیوز ناقل ہے۔ کہ وائنا میں ایک عورت ہے جس کی عمر اب ۴۶ سال ہے۔ وہ کہتی ہے کہ مجھے میرے دل سے ہمیشہ انگریزی باجے کی سُریں سنائی دیتی رہتی ہیں۔ ڈاکٹروں نے اُس کے دل کا امتحان کیا تو اُس میں سے ویسی ہی آوازیں اُن کے کانوں میں بھی آئیں۔ اور وہ دیر تک کان لگا کر سنتے رہے۔ اور حیران ہیں کہ یہہ کیا عجیب طلسم ہے جس کی نظیر پہلے کبھی اُن کے تجربہ یا مشاہدہ میں نہیں آئی ✝

پتنگ بازی کے شگوفے

رفیق نسواں ناقل ہے کہ ۔ لکھنؤ میں اکثر امیر لوگ اس فصل میں بہت کچھ روپیہ پتنگ بازی میں اُڑا رہے ہیں میدان بدے جاتے ہیں۔ اور بڑی ہار جیت ہوتی ہے ؛ چند روز ہوئے کہ یہاں ایک رئیس پتنگ اُڑا رہے تھے اور ڈور کو اس قدر زور سے گھسیا کہ ایک شخص کے کبوتروں میں جو اُڑ رہے تھے ایک کبوتر کا بازو کٹ گیا۔ جس پر کبوتر باز نے ہنگامہ برپا کیا اور دونوں میں خوب لٹھہ بازی ہوئی اور چھریاں چلیں۔ دونوں طرف کے لوگ زخمی ہوئے۔ اور ایک مر بھی گیا۔ کیا یہہ شرم کی بات نہیں ہے؟ ✝

ہم نے کتنی بڑی ترقی کی ہے ✝

ریاض ہند نے عنوان بالا قایم کر کے لکھا ہے کہ :۔ دوسری قومیں نعش کا جلوس نکالتی ہیں تو اُن کے آگے گاتے چلنے اور باجا بجانے کا کام اکثر ہمارے مسلمانوں کے سپرد ہے۔ لوگوں کی دوکانوں میں بیٹھکر صبح کے وقت اکثر مجلسوں میں شیو کیرتن سنانے کی خدمت عموماً مسلمانوں کے ذمہ ہے ؛ ہمارا شعر خوانی کا مذاق اس قدر ترقی کر گیا ہے کہ کسی قوم کی کوئی تقریب ہماری تہنیت خوانی سے خالی نہیں رہتی ؛ مگر ان سب سے بڑہ کر یہہ سُنا کہ کسی مسلمان بھائی نے نویں اجلاس انڈین نیشنل کانگرس کے جلسہ میں بھی ایک مدحیہ نظم پڑہی ؛ چشم بد دور اَور قومیں تو اپنے اعلیٰ درجہ کے دقیق قومی فوائد پر غوض کریں اور ہم مسلمان وہاں اُن کی مدح کے قصیدے سُنا دیں! ✝

سیام میں سزائے موت کا عجیب دستور

ایک نامہ نگار نے چشمدید واقعہ سیام کا یہہ لکھا ہے کہ وہاں پر جب کسی کو سزائے موت دیجاتی ہے تو ایک عجیب قسم کی رسم سمجھکر اسکو ادا کرتے ہیں ؛ جس شخص کو سزائے موت دیجاتی ہے اُسکو شہر کے باہر ایک بڑے وسیع میدان میں لیجاتے ہیں اور خاص کر صبح ہی کا وقت اس کام کے لئے مخصوص کیا جاتا ہے ؛ یہہ دن عام لوگوں میں ایک خوشی کے میلے کا دن سمجھا جاتا ہے اور ہزار ہا لوگ نئے کپڑے پہن کر جائے قصاص پر جا کر جمع ہوتے ہیں ؛ جس طریق پر یہہ لوگ خوشی خوشی وہاں جاتے ہیں اُس سے ایک اجنبی شخص یہی معلوم کرے گا کہ کوئی جشن کا موقع ہے اسکو ہرگز خیال نہ آویگا کہ آج ایک آدمی کی جان لی جائیگی ؛ لوگ خوشیاں مناتے ہیں۔ ہنستے ہیں چہلبازیاں کرتے ہیں اور شرطیں لگاتے ہیں کہ آیا ایک ہی وار میں اس شخص کا سر کاٹا جاویگا یا نہیں۔ اور ان بازیوں میں ہار جیت بھی ہوتی ہے۔ اتنے میں لال کپڑے پہنے ہوئے جلاد بھی آجاتا ہے جس کے ہاتھ میں ایک لمبی تلوار ہوتی ہے۔ جسکو دیکھکر لوگ واہ واہ کہتے ہیں۔ اور وہ تلوار چلاتا ہوا۔ اِدھر اُدھر لوگوں کے اجتماع میں پھرتا ہے ؛ اس کے بعد وہ شخص لایا جاتا ہے کہ جس کو سزائے موت کا حکم ہے۔ یہہ شخص ایک شہزادے کے چارج میں ہوتا ہے کہ جس کو شاہ خاص طور پر مقرر کرتے ہیں کہ اُن کے حکم کی تعمیل پوری پوری کی جاوے ؛ اس کے بعد اس شخص کے ہاتھ پیٹھ کے پیچھے باندھے جاتے ہیں۔ کانوں میں اُس کے لیسدار گیلی مٹی بھردی جاتی ہے۔ اور آنکھیں باندھ دیتے ہیں۔ پھر اُسکو ایسے انداز سے رکھا جاتا ہے کہ اُس کی گردن جھکی رہے۔ اور گردن کے گرد رنگین مٹی کا نشان لگا دیا جاتا ہے کہ جہاں سے اُسکا سر کاٹا جاتا ہے۔ یہہ سب کام جلاد اپنے ہاتھ سے کرتا ہے ؛ اس کے بعد جلاد ہاتھ میں تلوار لئے ہوئے ۲۰-۲۵ قدم کے فاصلہ پر جاتا ہے اور خوب چیختا شور مچاتا اور کودتا پینترے بدلتا ہوا خوب زور کے ساتھ اس شخص کے نزدیک آتا ہے اور تلوار ایسے انداز سے اُٹھاتا ہے کہ گویا سر کاٹنے ہی لگا ہے مگر وہ ایسا نہیں کرتا ؛ وہ پھر پینتر کی مانند اسیطرح پیچھے ہٹ جاتا ہے اور اسیطرح دوڑتا ہوا پھر آگے آتا ہے اور پھر پیچھے ہٹ جاتا ہے ؛ تیسری دفعہ پھر وہ اسیطرح غوغا مچاتا ہوا نہایت زور سے آگے بڑھتا ہے اور تان کر تلوار مارتا ہے۔ اور سر کو دھڑ سے صاف اُڑا کر لیجاتا ہے ؛ ہزاروں تماشبین جو جمع ہوتے ہیں اتنے عرصہ تک خوب خوشی اور اشتیاق کے ساتھ اس نظارہ کو دیکھتے رہتے ہیں اور جب سر دھڑ سے اُڑ جاتا ہے تو اسقدر مُبرے مُبرے اور خوشی کا جو شند اور غوغا بلند ہوتا ہے کہ جیسے کوئی بڑا اچھا کام ہوا ہے ؛ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بدقسمت قیدی کا ایک ہی ہاتھ میں سر نہیں

اُٹھا۔ اور اُس زخمی حالت میں جو بُری حالت اُسکی ہوتی ہے اور جس طرح وہ تڑپتا ہے اور اُس سے خون بہتا ہے وہ بیان نہیں ہو سکتی۔ اس حالت میں تماشبین لوگ اپنی خوشی میں مست رہتے ہیں۔ ہار جیت شرطوں کا شور مچاتے ہیں؛ لیکن ایسی حالت میں جلاد کو بھی جان کے لالے پڑ جاتے ہیں۔ کئی دفعہ اس غفلت کے لئے اس کا اپنا سر کاٹا جاتا ہے؛ پھر دوسرا آدمی تلوار لیکر اسی طرح آتا ہے اور مجرم کا سر کاٹ دیتا ہے؛ بعد ازاں وہ شہزادہ جس کو مجرم کے قصاص کا چارج شاہ نے دیا ہوتا ہے وہ مجرم کے پیروں کی ایڑیاں کاٹ کر شاہ کے سامنے پیش کرتا ہے جو اس امر کا ثبوت ہے کہ اس نے حکم کی تعمیل بوجہ احسن کردی؛ اس کے بعد لوگ اسی طرح خوشی خوشی اپنے مکانوں کو واپس چلے جاتے ہیں کہ جیسے کسی بڑے میلے سے آئے ہیں ✣

امیر کابل اور عزم انگلستان

امیر صاحب کے چیف انجنیر مسٹر پین نے ولایت پہنچکر یہہ شوشہ چھیڑا ہے کہ امیر صاحب کو ولایت ضرور بلانا چاہئے۔ مقصد یہہ ظاہر کیا گیا ہے کہ انگلستان کی شان و شوکت کروفر جاہ و جلال کا پورا نقشہ وہ دیکھ آئیں اور جب وہ بچشم خود لندن اور اس کے مضافات کی سیر کریں گے تو انگلستان کی عظمت اور طاقت کا ٹھیک اندازہ کر سکیں گے۔ اور اُن کی آنکھیں کھلینگی کہ برٹش قوم کیسی مہذب اور زبردست قوم ہے اور اس نظارہ سے اُس کے رعب و دبدب کا ایک مستقل اثر اپنے ساتھ لیجائیں گے ✣

ہم اُمید نہیں کرتے کہ مسٹر پین کی رائے پر گورنمنٹ عملدرآمد کرے گی اور امیر صاحب کو مہمان کرنے کی سلسلہ جنبانی کیجائیگی ہمنے جہاں تک غور کیا یہہ ایک طفلانہ خیال معلوم ہوتا ہے اور سوائے اسکے کہ مسٹر پین اپنا رسوخ کابل اور انگلستان میں زیادہ کرنا چاہتے ہیں اور کوئی ماحصل اس تحریک کا نظر نہیں آتا۔ یہہ فرض کر لینا کہ سلطنت برطانیہ کی عظمت کا صحیح اندازہ اسوقت ہو سکتا ہے کہ خود امیر صاحب ولایت جائیں درست نہیں ہے۔ امیر عبدالرحمن ایسے نادان نہیں ہیں کہ وہ یہہ بھی نہ جانتے ہوں کہ برٹش گورنمنٹ میں کس پایہ کی طاقت ہے ورنہ وہ ہرگز دوستانہ تعلقات کے استحکام میں کوشش نکرتے اور روس کی حفاظت کا سہارا ڈھونڈتے جس کی طاقت کا اندازہ وہ بخوبی کر چکے ہیں اور مدت تک روس کے وظیفہ خوار رہے ہیں۔ روس کی جور و تعدی غضب و ملکگیری کے حالات جن کو ہم لوگ سُن سُن کر متنفر ہوتے ہیں وہ سب اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہیں وہ جانتے ہیں کہ اگر اُس کا قابو چلا تو وہ افغانستان پر حملہ آور ہونیکا موقع ہاتھ سے ندے گا اور وہ خود اس زبردست غاصب کے مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتے ہیں اور ایسے نازک موقع پر اگر کوئی طاقت اُنکی پشت پناہ ہو سکتی ہے یا اُن کی دستگیری کر سکتی ہے تو وہ برٹش گورنمنٹ ہے جس نے اُنپر بے شمار احسان کئے ہیں جسنے اُنکو کابل کا آزاد فرمانروا بنایا ہے ورنہ وہ گمنامی کی حالت میں روس کے قلیل وظیفہ پر آج اپنی زندگی بسر کرتے ہوتے۔ انکو یقین ہے کہ انگلستان کابل کو الحاق کرنا نہیں چاہتا وہ دو مرتبہ تاج بخشی کر چکا ہے جب یہہ خیالات امیر صاحب کے دل میں مستحکم ہیں (اور ضرور ہیں) تو کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ ہم انکی طرف سے ہمیشہ بدگمان رہیں۔ اور اسی فکر میں لگے رہیں کہ کہیں انکی ارادت متزلزل نہو جائے۔ ماسوا اس کے امیر صاحب کو انگلستان میں مدعو کرنا صرف فضول ہی نہیں بلکہ خطرناک ہے۔ کیا یہہ بات پوشیدہ رہ سکتی ہے کہ کس مصلحت سے اُن کو ولایت بلایا جاتا ہے جب امیر صاحب کو یہہ معلوم ہوگا کہ انگلستان کو ہماری دوستی کی اسقدر احتیاج ہے اور اُس کے استحکام کے لئے اسقدر کوشش کیجاتی ہے تو بجائے اسکے کہ ہماری عظمت کا خیال اُن کے دل پر نقش ہو ہماری کمزوری ثابت ہوتی ہے کہ ہم ایک ادنیٰ حکمران کی دوستی کو اسقدر مغتنم سمجھتے ہیں۔ اور وہ اپنی ہستی کو (جیسا کہ عموماً ایشیائی حکمرانوں کی عادت ہے) نہایت عظمت کی نگاہ سے دیکھینگے اور جب ان کے دماغ میں یہہ سما گیا تو ممکن ہے کہ ان سے کوئی ایسی حرکت سرزد ہو جو کبر و غرور کی حالت میں انسان سے ہونی بعید نہیں ہے۔ کمزور طاقتوں کے ساتھ خاطر مدارات۔ مروّت۔ تلطف سب کچھ جائز ہے لیکن حفظ مراتب کو ملحوظ رکھکر۔ نہ اس قدر سختی کہ وہ بیزار ہو جائیں اور نہ اسقدر نرمی کہ سر پر چڑھ آئیں۔ پس ہماری رائے میں امیر صاحب کو سفر یورپ کی تکلیف ندینی چاہئے اور اگر یہہ ضروری سمجھا گیا ہے کہ وہ انگلستان کی عظمت کو صحیح روشنی میں محسوس کریں تو لندن اور تمام مقبوضات انگلستان کا مفصل جغرافیہ معہ نقشہ جات دیار و امصار کے فارسی میں ترجمہ کرا کر اُن کے پاس تحفتہً بھیجدینا چاہئے۔

ہم نہیں جانتے مسٹر پین کا کیا خیال ہے کہ وہ یہہ سمجھتے ہیں کہ ہندوستان میں برٹش حکومت کابل کی دوستی کے بھروسے پر قائم ہے ہم تو سرے سے اُس پالیسی کے خلاف ہیں کہ روس کے حملہ کو دور رکھا جائے ہم تو یہہ پسند کرتے ہیں کہ جلدی تصفیہ ہو جائے۔ روس آتا ہے۔ روس آتا ہے۔ سنتے سنتے کان بہرے ہو گئے۔ اور روس کا خدشہ دور نہوا۔ نہ روس صاحب تشریف لائے۔ کیوں نہ دو بدو مقابلہ ہو کر اسکو مزا چکھا دیا جائے ایسے تو ہم کمزور نہیں ہیں کہ کابل کو سپر بنا کر اُسکی آڑ میں پناہ لینا غنیمت سمجھیں۔ جس قدر روپیہ آج تک کابل کی دو لڑائیوں میں پہاڑی اقوام کی سرکوبی میں صرف ہوا اور امیر صاحب کو بطور سالانہ امداد کے دیا گیا اتنے زر کثیر کے صرف سے ہم روس کو وسط ایشیا سے پیچھے ہٹا سکتے تھے اور آئے دن کی تشویش سے بچ سکتے تھے۔ جب روس سے جنگ ہونی لازمی ہے اور یہہ سب جانتے ہیں کہ ایک روز ضرور چھڑے گی تو کیوں اتنا موقع اُس کو دیا جائے کہ وہ خوب تیار ہو کر آئے جنگ اس قدر خوفناک نہیں ہے جس قدر جنگ کا اندیشہ ✣

(باقی آیندہ)

(سول اینڈ ملٹری نیوز)

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

لنڈن کے چوک ٹرفالگر میں ۳۰۰۰ آدمیوں کا پرجوش جلسہ ہوا جس میں اتفاق رائے سے قرار پایا کہ ہوس آف لارڈز کو موقوف کرنا چاہئے کیونکہ وہ ملک کی خواہشوں کی ناجایز مخالفت کرتا ہے +

انگلستان میں اعلیٰ تعلیم رعایا پر ۳۰ کروڑ روپیہ سالانہ سرکار خرچ کرتی ہے۔ اور ہندوستان میں ۳۰ کروڑ باشندوں کی تعلیم میں گورنمنٹ ۸۰ لاکھ روپیہ دیتی ہے +

شہنشاہ جرمنی کے پرنس بسمارک کے ساتھ صلح کرنے سے اُن کی محبت ملک میں بہت بڑھ گئی ہے شہنشاہ نے پرنس موصوف کو گاڑی میں بٹھلا کر شہر برلن میں گاڑی خود ہانکی + پرنس بسمارک کے آنے اور جانے پر شہنشاہ جرمنی خود ریلوے سٹیشن پر اُن کے استقبال کو گئے پرنس موصوف اس بات پر زور دیتے ہیں کہ جرمنی روس سے دوستی رکھے اور فرانس و انگلستان کی مطلق پروا نہ کرے +

گرینچ کے رصد خانے میں ایک شخص مسمّی بورڈن بم کا گولا چھوڑنا چاہتا تھا۔ لیکن گولا قبل از وقت گرا جس سے حادثہ ہوا۔ اور شخص مذکور آپ ہی نشانہ اجل ہوگیا +

فرانس میں بحری و بری فوج کے روز افزوں اخراجات کے باعث رعایا دبی جاتی ہے۔ یہی حالت دیگر ممالک یورپ کی ہے۔ اور سب لوگ حیران ہیں کہ اس کا کیا انجام ہوگا +

لارڈ ولگن صاحب افیون کی سرکاری تجارت کا توڑ دینا چاہتے ہیں۔ اور یہہ بھی چاہتے ہیں کہ شملہ میں جلسوں اور تماشوں کو حتی المقدور روکیں اور جہاں تک ممکن ہو تخفیف کریں +

آریہ دہرم رکہشک لکھتا ہے کہ آریہ سماج میں اصلی شانتی تب ہو سکتی ہے کہ آریہ ورت کے چالیس لاکھ آریہ گوشت کھانا شروع کردیں۔ یا صرف چار آریہ مہاشی اُس کا کھانا قطعی ترک کردیں +

خبر ہے کہ مہاراجہ جودہ پور ایک شاخ ریلوے پچپا درہ سے براہ امرکوٹ کراچی تک بنوائیں گے اس کے لئے ۸۰ لاکھ روپیہ پانچ پانچ سو کے حصوں میں اہل مارواڑ سے بہم پہنچیگے +

راجپوتانہ کی مغربی ریاستوں میں ۱۵۷۹۲۸ ایکڑ زمین میں پوست کی کاشت کی جاتی ہے۔ اور اس میں ۳۷۵۲۴ من افیون پیدا ہوتی ہے +

آگرہ کا اخبار لکھتا ہے کہ ہمارے آگرہ میں آج کل چوریوں کا بڑا غل و شور ہے۔ اور تعجب یہہ ہے کہ ایک محلہ میں تین تین چار چار جگہہ چوریاں ہوتی ہیں +

بقول کوہ نور کلکتہ میں ایک مسلمان صاحب پیدا ہوئے ہیں جو اپنے تئیں پیغمبر کہتے ہیں + اگر یہہ سچ ہے تو قادیانی مرزا صاحب کے ایک حریف کھڑے ہوگئے ہیں +

لکھنؤ یحییٰ گنج میں ایک گہر کے کئی آدمی سنکھیا ملے ہوئے آٹے کی روٹیاں کھا گئے جن میں سے دو آدمی مرگئے۔ یہہ آٹا چوہوں کو مارنے کے لئے تھا جو گھروالوں کی غفلت سے کھانے کے آٹے میں مل گیا +

کوئٹہ کی خبر ہے کہ اکسٹرا جوڈیشل کمشنر کی عدالت کے ناظر صاحب ۲۷۷ روپیہ سرکاری کے غبن کرنے کی پاداش میں ایک سال قید اور ۲۴۵ روپیہ جرمانہ کے سزایاب ہوئے +

سندھ میں کراچی سے درجہ دوم پر مقام سکھر سمجھا جائیگا چنانچہ عدالتہائے کلکٹری و کمشن اور خزانہ کے دفاتر شکارپور سے سکھر کو منتقل کئے جانے کا حکم ہوگیا ہے۔ سررشتہ آبرسانی بھی سکھر میں جاری کیا جائیگا +

لاہور میں ایک دہ سالہ لڑکا پتنگ بازی کی بدولت کنوئیں میں گر پڑا۔ اور ایک لڑکا سہ منزلہ مکان سے گر کر مرگیا + پتنگ بازی اس ملک والوں کے پیچھے ایک بری بلا لگی ہے +

جالندہر میں ایک شخص نے چوری کے مقدمہ میں پولیس کو دہمکی دینے کے لئے اپنی خورد سال لڑکی کو زمین پر پٹک کر مار ڈالا تھا جس کی پاداش میں اُس کو پھانسی دیگئی +

ایک اخبار لکھتا ہے کہ منشی احمد علی خان ڈپٹی کلکٹر سہارنپور اجلاس کر کے صحیح اور تندرست اپنے مکان کو آئے اور چنگے بہلے سوئے صبح کو دیکھا تو مردہ تھے۔ یہہ بھی لکھتا ہے کہ آپکے ساتھ ایک طوایف بھی موجود تھی جو پولیس میں پھنسی ہوئی ہے +

دہلی ۱۹۔ ماہحال کو ایک گورہ نے پہرہ پر بندوق سے خودکشی کی وجہہ خودکشی ہنوز معلوم نہوئی بروقت معلوم ہونے کے درج اخبار کی جائیگی +

دہلی۔ دیوانے کتّے کے کاٹے کے علاج کے لئے ایک ہسپتال مقرر کرنے کی تجویز ہے۔ اس کے لئے کم از کم پانچ لاکھ روپیہ کی ضرورت ہے +

آج حضور وائسرائے کی خدمت میں ایک ایڈریس خیرمقدم منجانب مجلس یوریشین و انگلو انڈین پیش ہوگا +

حیدرآباد دکن میں رزیڈنٹ نے حکم دیا کسی عہدہ پر کوئی شخص بجز اُن کی منظوری کے مقرر نہو +

مہاراجہ صاحب گیگواڑ سخت بیماری کی ناطاقتی سے نہایت نحیف و لاغر ہوگئے +

کشمیر میں بصرف ۲۴ ہزار روپیہ ایک ہوٹل یورپینوں کے لئے بنیگا +

مدراس میں عظیم سازش دریافت ہوئی کہ تماکو کا محصول جنگی نہ دیتے تھے +

لاہور میں انتظام لوکل سلف کے خلاف انگریزی اخبار نے شور مچانا چاہا +

خیال کرتے ہیں۔کہ وہ معجزات کو ردّ کر سکتے۔اور تاہم اپنے خداوند کی تعلیم کو قبول کر سکتے ہیں۔ اس لئے اِس حقیقت پر زور دینا مناسب ہے۔کہ عہد جدید کے معجزات اکثر اُس کے بیان۔ گفتگو۔اور تعلیم کے ساتھ بنے ہوئے ہیں ؛ وہ بعض وقت ایسے پیوستہ بنے ہوئے ہیں ؛کہ بغیر نہایت شکست اور ابتری پیدا کرنے۔اور اکثر تعلیمات کو نامفہوم کرنے کے ہرگز جدا نہیں ہو سکتے ہم اسبات کو پانچہزار آدمیوں کو سیر کرنے کے معجزہ میں۔جو یوحنا کے ۶ باب میں مسطور ہے۔زیادہ صفائی سے دیکھتے ہیں جبکہ اُس درس کو جو زندگی کی روٹی کی بابت ہی پڑھتے ہیں ؛ اور پھر اُس کو لعازر کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے بیان ہیں۔یوحنا ۱۱ باب میں صاف دیکھتے ہیں۔کیونکہ اِس مقام میں وہ گفتگو معجزہ کے ساتھ قریب تر متعلق ہے۔اور یہہ معجزہ یہودیوں میں زیادہ تر دشمنی کو برانگیختہ کرنیکا باعث ہوتا ہے ؛ ہم یہی بات اعمال کے ۹ باب میں پولوس کی دلی تبدیلی کے بیان میں دیکھتے ہیں جس میں وہ ماجرا۔سوال و جواب۔اور منتج نئی زندگی ناتفریقی سے بنے ہوئے ہیں ؛ پس کوئی شئ زیادہ تر بے قاعدہ نہیں ہو سکتی۔بہ نسبت اُس طریق کے کہ جس میں ایسے عیب جو مثلاً۔رینن۔اپنے پہلے سے بنائے ہوئے انکار فوق الخلقت سے ایسے بیانوں کے ساتھ سلوک کرنے کو مجبور ہیں ؛ کیونکہ وہ اُن حقیقتوں۔گفتگو۔اور تعلیم کو قبول کرتے مگر معجزات کو ردّ کرتے ہیں۔اگرچہ اُن کے لئے بھی ٹھیک ویسی ہی گواہی موجود ہے۔جیسی کہ اُن باتوں کے لئے جنہیں وہ قبول کرتے ہیں ؛ معجزات جیساکہ گوڈٹ ذکر کرتا ہے۔انجیلی تواریخ کے جامے کے اُوپر صرف ایک کارچوبی نہیں ہیں جیساکہ اکثر لوگ گمان کرتے ہیں۔بلکہ وہ خود اُس جامے کا ایک حصہ ہیں ؛ اور اِس لئے بقول ڈاکٹر ٹرینچ ہمارے خداوند کے معمولی کاموں۔اور بیانوں اور اُس کے معجزوں کے درمیان تفریق کرنا ایک غیر ممکن امر ہے ؛ وہ سراسر ایک دوسرے میں تانے بانے کی مانند بنے ہوئے ہیں ؛ وہ صرف پوشاک کو پارہ پارہ کر ڈالنے کے بغیر جدا نہیں ہو سکتے ؛ یہہ ایک عظیم اور تعلیمی حقیقت ہے جو معجزات کے لئے عہد جدید کی گواہی کو بڑا زور آور اور مضبوط کرتی ہے +

لیکن جبکہ معجزات تعلیم اور بیان کے ساتھ ایسی بے تفریقی سے بنے ہوئے ہیں۔تو یہہ بات اُن کی معتبری کو اَور بھی زیادہ مضبوط کرتی ہے۔جب ہم غور کرتے ہیں۔کہ وہ یسوع کی ذات اور صفات سے ٹھیک مطابقت رکھتے ہیں ؛ یا یوں کہیں۔کہ اُن معجزات کے۔اور یسوع کے درمیان کامل مطابقت اور موافقت ہے ؛ وہ ایک بالکل فوق الفطرت شخص ظاہر کیا گیا ہے ؛ اور ایسا ہونیکا وہ خود صاف صاف دعویٰ کرتا ہے ؛ اِن سب باتوں کے مطابق یہہ سچ ہے۔کہ وہ ایک فوق الفطرت شخص کے کام بھی کرتا ہے ؛ لیکن ایسے ایک شخص کا کام کرنا فوق الفطرت باتوں۔یعنی معجزات کا وقوع میں لانا ہے ؛ یا یوں کہیں۔کہ اُس کے لئے معجزات دکھلانا اعلیٰ ترین معنی میں ایسا معمولی ہے۔جیسے آدمی کے لئے عقیل اعمال بالمرضی کرنا ہے۔جو ادنیٰ تر معنی میں معجزات ہیں ؛ رگٹر کسی مقام میں ذکر کرتا ہے۔کہ "جو زمین پر معجزات ہیں۔وہ آسمان پر معمولی باتیں ہیں" ؛ یہہ قول کسیقدر ٹھیک ہے۔اور یسوع کے ساتھ منسوب کرنے میں وہ یہہ معنی رکھتا ہے۔کہ جو ہم کو اعلیٰ ترین معجزات دکھلائی دیتے ہیں۔اُسکے لئے معمولی باتیں تھیں ؛ ہم معلوم کرتے ہیں۔کہ اِس امر میں ایک مطابقت ہے کہ یسوع معجزے دکھلاوے۔کیونکہ وہ خود معجزہ عظیم تھا ؛ ہمیں یہہ خیال کرنا محال معلوم ہوتا ہے۔کہ وہ جو خدائے مجسّم تھا۔بغیر اعجازی اظہارات کے زندگی بسر کرے ؛ یہہ ایک بنیادی قانون ہے کہ ہر ایک شئ اپنی نیچر کے مطابق کام کرتی ہے۔اور یسوع کے لئے اپنی حقیقی نیچر کے مطابق کام کرنا اعلیٰ ترین معنی میں فوق الخلقت کاموں کا کرنا ہے ؛ وہ بذات خود ایک معجزہ ہو کر اگر معجزہ نہ کرتا۔تو یہہ ایک سب سے بڑھکر معجزہ ہوتا +

پھر یہہ امر بھی لائق لحاظ ہے۔کہ یسوع کے معجزات فرضی و طفلانہ۔بے معنی عجیب المخلوقیاں۔اناجیل غیر مستند۔یا دین محمدی کے معجزات کی مانند نہ تھے ؛ بلکہ بخلاف اِس کے وہ جو کچھ مسیح میں تھا۔اور جو کچھ اُسکا مقصد عظیم تھا۔اُس کے حقیقی اظہارات تھے ؛ وہ پُر مطلب نشان تھے ؛ وہ نہ صرف اُس کی رسالت۔اور اُس کی تعلیم کی اسناد تھے بلکہ وہ صداقت کی تعلیم دینے۔اور بیان کرنیکا حقیقی وسیلہ تھے ؛ وہ تمام خلقت پر۔ہوا اور سمندر پر۔نباتاتی اور حیوانی سلطنتوں پر۔انسان کے جسموں۔اور دلوں۔عالم موت۔اور ارواح خبیثہ پر مؤثر تھے ؛ اور اِس سے وہ ثابت کرتے ہیں۔

کہ یسوع مسیح سچ مچ سبھوں کا **خداوند** ہے۔ وہ معجزات سب شفا بخشنے والے۔ اور رحم و خیر خواہی کے کام تھے۔ اور اس سے وہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ اسکی رسالت ایک رحیم۔ اور شفا بخش رسالت تھی۔ کہ وہ انسان کی زندگی۔ اور نور ہے۔ زندگی کی روٹی۔ قیامت۔ اور زندگی ہے۔ ہم اسکے معجزات میں بھی انجیل کو پڑھ سکتے ہیں۔ جیساکہ اسکی زبانی تعلیم۔ اور اسکی تمثیلوں میں۔ اور ہم کو معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ بھی انجیل ہے۔ یا یوں کہیں کہ اسکے معجزات نہ صرف اسکی شخصیت۔ بلکہ اسکی تعلیم اور رسالت کے ساتھ بھی موافقت رکھتے ہیں۔ اور یہہ موافقت انکی حقیقت قایم کرنیکے لئے ایک اَور قوی باعث ٹھہرتی ہے +

ہم اس مشاہدہ کو اس بات کے ایک سادہ بیان کے ساتھ ختم کرتے ہیں۔ کہ مسیحیت میں معجزات جبکہ عقلاً و انصافاً ایک مرتبہ قایم کئے گئے۔ تو وہ کیا ولادت کرتے ہیں جبکہ یسوع کے اخلاقی چلن کے ساتھ مطابق کئے جائیں۔ تو وہ معجزات اسکے اختیار۔ اور اسکی تعلیم کے کامل اقتدار پر دلالت کرتے ہیں۔ جیساکہ جیسے وہ ان فوق الخلقت تعلیمات کو جنکی وہ منادی کرتا تھا۔ ثابت کرتے ہیں۔ وہ خصوصاً اسکی الوہیت۔ اور کفارہ۔ ایمان سے نجات۔ قیامت۔ آخری عدالت۔ اور ابدی حیات کی تعلیمات کو ثابت کرتے ہیں۔ یہہ ایسی تعلیمیں ہیں۔ جنکا یقین کے ساتھ معلوم کرنا محض عقل کی دسترس سے بالکل باہر ہے۔ اور جو صرف ایک فوق الخلقت الہام سے ہی معلوم کیجا سکتی ہیں۔ الحاصل معجزات اُن سب اعلیٰ تعلیموں کو۔ جو ہمارے مذہب کو۔ مسیح کی بیقیاس دولت۔ اور الوہیت کے خزانوں سے مالامال کرتی ہیں۔ اور جنکے بغیر وہ فی الحقیقت لاچار اور کمزور رہتا۔ اور اسکی زندہ طاقت کبھی کی زمین سے غائب ہو گئی ہوتی۔ اپنے ساتھ ساتھ شامل رکھتے ہیں۔ وہ ثابت کرتے ہیں۔ کہ فوق الخلقت ایک عظیم حقیقت۔ بلکہ حقیقتوں کی حقیقت ہے۔ جسمیں روحانی آدمی کی روح زندہ رہتی۔ اور گویا اسکی نازک تاثیر سے متاثر ہو کر۔ ایک غیر مرئی آسمانی سمندر میں سانس لیتی ہے۔ وہ ظاہر کرتے ہیں کہ زمین پر ہماری زندگی کا چھوٹا دائرہ ایک فوق الخلقت منطقہ سے گھرا ہوا ہے۔ جو صبح کے ایک خوش نما گل گلاب کی مانند فضل کے وسیلے ہمیں اچھی اور سچی امید بخشتا ہے۔ کہ جب ہماری زندگی کا ستارہ پچھم میں غروب ہوتا ہے تو وہ صرف اسلئے غروب ہوتا کہ اُس آسمانی ملک میں جہاں بالکل زندگی اور دن ہے۔ ابدی پہاڑوں کی چوٹی کے اُس پار طلوع ہو +

(تمام شد)

ہی میں رد کرتا ہے۔ اور یوں وہ اپنے کو معمولاً اعتقاد و ثبوت کے امکان سے باہر رکھتا ہے +

بعض اوقات وہ شرایط جو کسی معجزہ کی حقیقت کو ثابت کرنے کے لئے کافی ہوں پیش کی گئی ہیں۔ رینن نے بارہا ایسا کیا ہے۔ اُس کے قول کے بموجب نتیجہ کو خاطر خواہ اطمینان بخش کرنے کے لئے یسوع کو ضرور تھا۔ کہ ایک مُردہ شخص کو زندہ کرنے میں وہ مفصلہ ذیل شرایط عمل میں لاتا کہ علم طبعی کے عالموں۔ اور حکیموں کی ایک کمیٹی مقرر ہوتی۔ وہ ایک لاش کو چُن لیتے۔ اور از روئے علم اُسکا امتحان کر لیتے کہ وہ حقیقت میں مُردہ ہے۔ وہ ایک کمرہ کو جس میں آزمایش کیجائے۔ مقرر کر لیتے۔ اور اگر یہہ شہر پیرس٭ میں ہوتا تو بہت ہی بہتر تھا۔ الغرض وہ تمام ضروری علمی پیش بندیاں کر لیتے۔ اور تب روز روشن میں ایک شایق مجمع کے روبرو"...... ہم اس منظرہ کا باقی حصہ ناظرین کی قوت متخیلہ پر چھوڑتے ہیں۔ لیکن معجزہ کا اس طور پر ایک بار۔ یا چند بار کرنا بھی کافی نہوتا۔ یسوع کو ضرور مختلف حالتوں میں۔ اور مختلف لاشوں کے اوپر بار بار ایسا کرنا پڑتا۔ رینن کی ضروری شرایط کا یہہ مختصر بیان ہے۔ لیکن کون شخص بالطبع نہیں معلوم کرتا۔ کہ ایسا طریقہ صرف تماشہ میں داخل سمجھا جاتا ہے۔ اور یسوع کی روح سے۔ اور اُس معقول طریق سے جس میں اُسکے معجزے لوگوں کے حالات اور ضروریات کے موافق کئے جاتے تھے۔ اور معجزوں کے حقیقی الٰہی معنی سے بالکل بعید ہے۔ اس کے علاوہ ہم باطمینان کہہ سکتے ہیں۔ کہ ایسے طریقے سے خود رینن کی بھی ہرگز تسلی نہ ہوتی۔ کیونکہ وہ بیشک یہہ کہتا۔ جیساکہ وہ کہتا بھی ہے۔ کہ "معجزات آج کل واقع نہیں ہوتے۔ ہمارے زمانہ میں کوئی شخص نہ معجزہ دیکھتا ہے۔ اور نہ دیکھا ہے لہٰذا وہ اُس وقت بھی واقع نہ ہو سکے ہونگے"۔ وہ کمیٹی جو اِس آزمایش کی کاروائی کرتی۔ ضرور یا تو خود دھوکھہ کھاتی۔ یا یسوع کے دھوکھے میں شریک ہوتی۔ بہر حال دھوکھا کہیں نہ کہیں غالباً واقع ہوتا۔ کیونکہ "معجزات تمام تجربہ کے خلاف ہیں"۔

ایک گذشتہ مطالعہ میں ہم نے عہد جدید کی خاص کتابوں کی صحت کو جانچا۔ اور اب ہم مسیحی معجزات کے حق میں انھیں سچا۔ اور معتبر گواہ قبول کرتے ہیں۔ لیکن چونکہ بعض اشخاص

٭ نوٹ۔ فرانس کا دارالسلطنت۔

بقیہ روئیداد

نمبر ۱۴ - کاغذات منظوری روپیہ ۔

بابت جلد بندی رجسٹر ۱۰/

بابت جلسہ ۲۴ مئی ۹۳ء بطرف ...... موعہ ۱۲/

بابت درستی بنہ چرسہ چاہ ۱۲/

بابت مرمت چاہ .... للعہ/

بابت چندہ مویشی پھاٹک ۹۶

بابت چندہ میڈیکل .... للعہ/

بابت چندہ کلارک کمشنر .... للعہ/

بابت خرچ کفن دفن .... ہلے/

بابت خرچ .... معہ/

بابت درستی چاہ .... لعہ/

رقومات مندرجہ کا دیا جانا منظور کیا جاوے ۔

نمبر ۱۵ - کاغذات اجرائے نوٹس ۔

نام ملزم	موقعہ	زیر دفعہ ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۹۱ء
روپا مستری	کوچہ ہٹی	۱۵۲ -

نوٹس میعادی ایک ہفتہ واسطے صاف کرنے نالی خام بنام روپا مستری جاری ہو کہ آئندہ صاف کرے زیر دفعہ ۱۵۲ ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۹۱ء ۔

ہرچرن سنگھ مختار رئیس اگریاں زیر دفعہ ۱۳۱ -

زیر دفعہ ۱۳۱ - ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۹۱ء نوٹس میعادی ایک ہفتہ واسطے صفائی زمین ملکیت بہاری ارجن سنگھ رئیس باگڑیاں بنام ہرچرن سنگھ مختار عام جاری ہو ۔

بابو عنایت حسین نیا محلہ وکیفیلڈ گنج زیر دفعہ ۱۳۱ -

زیر دفعہ ۱۳۱ - ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۹۱ء نوٹس میعادی ۲۴ گھنٹہ واسطے صاف کرنے زمین ملکیت اونکی بنام عنایت حسین جاری ہو ۔

سردار فیاض محمد خان - محلہ بافندگان - زیر دفعہ ۱۵۲ -

زیر دفعہ ۱۵۲ - ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۹۱ء نوٹس میعادی ایک ہفتہ بنام سردار فیض محمد خان واسطے صفائی سڑک جو اُس نے ملبہ سے روک لی ہے جاری ہو ۔

اننت رام وسنت رام محلہ مصران دفعہ ۱۲۸ -

زیر دفعہ ۱۲۸ - ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۹۱ء نوٹس میعادی ایک ہفتہ بنام اننت رام وسنت رام مالکان واسطے اوٹھانے ملبہ کے جاری ہو ۔

نمبر ۱۶ - کاغذات نیلام صندوق چوبی و ٹین کمشنر کروسین تیل خالی شدہ .... للعہ ۱۵ ر ۹

اطلاع ہوئی داخل دفتر ہو ۔

نمبر ۱۷ - رپورٹ فنانشل سب کمیٹی رزولیوشن نمبر ۴ - مورخہ ۱۵ - اپریل سنہ ۱۸۹۳ء دربارہ بری کرنے غلامان و کریم بخش بعلت غبن محصول ۲ گڈہ چری ۔

رپورٹ سب کمیٹی منظور کیجاوے آیندہ کے لئے ناکہ دار کو فہمایش ہو کہ غفلت نہ کرے بصورت غفلت موقوف ہوگا

نمبر ۱۸ - خط و کتابت درہ مخلوطی عملہ پراونشل و لوکل پبلک ورکس ۔

تجویز ہوئی چونکہ معاملہ غور طلب ہے ایک کمیٹی سب کے سپرد ہو جس میں صاحب وایس پریزیڈنٹ و مسٹر ایم و الکی صاحب شامل ہوں رائے دیویں ۔

نمبر ۱۹ - کاغذات دی جانے دسک و سٹول بورڈ سکول لودیانہ تخمینہ بتعداد .... عہ

حسب نمونہ موجودہ کمیٹی کے تیار کئے جاویں اور معرفت سب کمیٹی تعلیم تیار کئے جاویں ۔

نمبر ۲۰ - کاغذات دربارہ ترقی تنخواہ تاج محمد خان سکول کلارک ۔

ترقی تاج محمد خان عہ سے وعہ منظور کئے جاویں ۔

نمبر ۲۱ - کاغذات طلب منظوری صہ انعام علیا صہ روپیہ انعام کا دیا جانا منظور کیا جاوے ۔

نمبر ۲۲ - رائے سول سرجن بہادر حسب رزولیوشن نمبر ۶ - مورخہ ۷ جون سنہ ۱۸۹۳ء دربارہ بنوائے جانے پاخانہ ہائے آہنی ۔

نمبر ۲۳ - کاغذات منظوری رکھی جانے ۴ بیلدار واسطے صفائی نالیات برساتی تا موسم برسات ۔

تجویز ہوئی کہ تقرری ۴ بیلداران بشرح للعہ ماہوار تا ایام برسات منظور کی جاوے ۔

نمبر ۲۴ - تخمینہ چوکھٹہ نالی پیش دروازہ مکان احاطہ شہزادہ شاہپور صاحب مرحوم ..... معہ ۱۲ ر ۶

اسٹیمیٹ معہ ۱۲ ر ۶ کا منظور کیا جاوے ۔

نمبر ۲۵ رپورٹ سب کمیٹی شفاخانہ لودیانہ دربارہ دیجانے امداد زنانہ شفاخانہ کو ۔

بجٹ سال آیندہ سے للعہ روپیہ ماہوار کی امداد دی مار روپیہ امداد تعمیر کمرہ دیا جاوے اور کمیٹی افسوس کرتی ہے کہ اسوقت بجٹ میں گنجایش نہیں ہے ۔

نمبر ۲۶ - رپورٹ سب کمیٹی باغ دربارہ دیجانے ٹھیکہ بھوسہ ۔

ٹھیکہ خرید بھوسہ منظور کیا جاوے ۔

غور طلب

کیونکہ تم اس سے خوب واقف ہو کہ کوئی حرام کار یا ناپاک - یا لالچی - جو بُت پرست ہے مسیح اور خدا کی بادشاہت میں میراث نہیں پاتا ۔

افسیوں ۵ : ۵ - ۔

پنجاب رلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور

فہرست کتب جو عام مسیحی خوانوں مسیحی بچوں اور سنڈے سکول کے کارآمد ہیں

کتب متفرق

عین الحیات ۔اُردو ۔۸ر تحفۃ النسا ۔اُردو ۶ر
احسن القصص " ۲ر القاب مسیحی " ۲ر و۴ر
دبستان معرفت اُردو ۔۲ر مسیحی مسافر مجلد باتصویر رنگین اُردو رومن عسہ و عیگ
ہدایت الواعظین ۔اُردو ۔۴ر ملت تشبیہی ۔اُردو ۴ر
عقاید و فرائض ۔۸ر ۔۲ر ۔اوراد سیرۃ المسیح ۔رومن ۴ر و ۹ر
بائبل کی آئتیں ڈھونڈھنے کی جنتری ۔رومن ار
پرانے اور نئے عہد نامے کی انجیل " ۲ر و ۴ر
انجیل کی منادی رومن ار ۔ انتخاب سبق رومن ۲ر
سنڈے سکول کی جنتری رومن ۔ر ۔انجیل داؤد " ۲ر و ۴ر و ۶ر
ہدایت الاطفال اُردو ۔ ار ۔ ہدایت للاطفال اُردو ۔ر
جنگ مقدس اردو و رومن ۸ر و ۱۲ر و عہ
مسیح ابن اللہ رومن ۲ر ۔مستورات بائبل رومن ۴ر
بائبل کی کہانیاں باتصویر اُردو و پنجابی و رومن فی حصہ ار
انفصال ولادت مسیح اُردو ۴ر
مسیح اُوتار کی تاریخ اُردو ۔ ر تعلیم الاطفال اردو ار
تقلید المسیح اردو ۶ر ۔ دس احکام کی تمثیلی حکایتیں " ۔ر
دُرِ حکمت ۴ حصہ اُردو (اے ایل ۔او ۔ای) فی حصہ ۔ر
(دُرِ حکمت مجلد بھی ہو قیمت پر مل سکتی ہے)
ہمارا بادشاہ اور شفیع رومن عہ

یہہ کتابیں مسیحی خوانوں کے لئے نہایت مفید ہیں اِس کے علاوہ مسیحی مذہب کے متعلق ہر قسم کی کتابیں اور بائبل مختلف زبانوں انگریزی ۔اُردو ۔ہندی ۔پنجابی وغیرہ میں موجود رہتی ہیں ۔خط و کتابت اس پتہ پر ہونی چاہئے +

المشتہر
اسسٹنٹ سکریٹری پنجاب رلیجس بک سوسائٹی ۔ انارکلی لاہور

اِشتہار

ایک عیسائی کی ضرورت ہے کہ جو پرایمری ڈیپارٹمنٹ میں ہیڈ ماسٹری کا کام کر سکے ۔ پر یہہ ضرور ہے کہ درخواست کنندہ انٹرنس پاس ہو ۔ تنخواہ مبلغ للعہ ماہوار اور مکان رہنے کو مفت ملے گا ۔ درخواست جناب پرنسپل صاحب سینٹ سٹیفنز ہائی سکول دہلی کی خدمت میں بھیجنی چاہئے ؛

مورخہ ۲۰ فروری ۱۸۹۴ء

اِشتہار

حرف تین روپیہ میں جیبی چھاپے خانہ دم کے دم میں اردو انگریزی فارسی عربی ہندی ناگری کارڈ وغیرہ پر جو جی چاہے چھاپ لو ترکیب کا پرچہ پریس کے ہمراہ ہے جلد منگا لو ورنہ پچھتاؤ گے ؛

المشتہر ابو محمد نجم الحق سوداگر کلکتہ کولوٹولہ کٹرہ جمعہ خان

اِعلان

اگر کوئی صاحب ڈاکٹر مرڈک صاحب کی تصنیفات کو جو زبان انگریزی میں ہیں پڑہنا چاہے تو وہ ڈاکٹر صاحب موصوف ساکن مدراس ۔ یا میتھوڈسٹ پبلشنگ ہوس لکھنؤ سے قیمت ذیل بھیجکر منگوا سکتے ہیں :۔

تھیوصوفی : میرے ہموطنوں سے ایک اپیل ۔ ۔ ۔ ۔ ار
تھیوصوفی کیا ہے ؟ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ار
بلیڈم بلیوٹسکی ۔ اُسکے فریب اور اُسکے فریب خوردہ ۔ ۔ ار
مسز بسنٹ کون ہے ۔ اور وہ ہندوستان میں کیوں آئی ہے ؟ ار
ہندوستان حال و ماضی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عہ
تھیوصوفی اکسپوزڈ ۔ یا مسز بسنٹ اور اُس کا گرو ۔ ۔ ۔ سہ

ان سب کتابوں میں بلیڈم بلیوٹسکی اور مسز بسنٹ کی تصویریں بھی پائی جاتی ہیں ؛

ڈاکٹر مرڈک صاحب مدت سے مدراس میں سکونت پذیر ہیں ۔ اور اپنی زندگی کا بڑا حصہ دینی اور تعلیمی کتابوں کے تصنیف کرنے میں صرف کیا ہے ؛ اب وہ کرسچین لٹریچر سوسایٹی کے جو پہلے کرسچین ایجوکیشنل ورنیکولر سوسائٹی کے نام سے مشہور تھی سکرٹری ہیں +

وفات

بافسوس لکھا جاتا ہے کہ سی بی ہائی سکول لودیانہ کا طالب العلم امام الدین نے لاہور کے مسو ہاسپٹل میں بتاریخ ۵ ۔ فروری سنہ رواں وفات پائی ؛ وہ مرض سپائن (ریڑہ) میں مبتلا ہو کر معالجہ کے لئے وہاں گیا تھا ۔ مرض نے یہاں تک ترقی کی کہ بالآخر فالج ہو گیا +

امام الدین دم اخیر تک اپنے نجات دہندہ خداوند مسیح پر اُس ایمان میں قائم رہا جس کا اقرار کر کے پانچ برس گذرے اُس نے پادری چیٹرجی صاحب مشنری ہوشیارپور کے ہاتھ سے بپتسمہ پایا تھا +

جمنا پرشاد آریہ سکول کی اطمینان بخش حالت کی نسبت ایک معتبر تحریر ہمارے پاس آئی ہے جسکو بوجہ عدم گنجایش درج نہیں کر سکے ۔ مگر آیندہ پرچہ میں اُسکو شایع کریں گے + اڈیٹر

پادری ای ۔ پی ۔ نیوٹن صاحب منیجر نور افشاں کے واسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں ۔ ایم ۔ وائلی کے اہتمام سے چھپا +